SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, September 23, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و بالحق انزلنہ و بالحق نزل۔ و مآ ارسلنٰک الا مبشرا و نذیرا۔ و
قرانا فرقنٰہ لتقراہ علی الناس علی مکث و نزلنٰہ تنزیلا۔ قل امنوا بہ
اولا تومنوا۔ ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذایتلی علیہم یخرون
للاذقان سجدا۔ و یقولون سبحٰن ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا۔

(ترجمہ) اور ہم نے اس قرآن کو سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے اور وہ سچائی
کے ساتھ نازل ہوا اور (اے محمد) ہم نے تم کو صرف خوشخبری دینے والا اور
ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کرکے نازل کیا

ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اتارا ہے۔ کہہ دو کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ(یہ فی نفسہ حق ہے) جن لوگوں کو اس سے پہلے علم(کتاب) دیا گیا ہے، جب وہ ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار پاک ہے۔ بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔

(سورہ بنی اسرائیل آیات ۱۰۵ تا ۱۰۸)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی محمد و علی آل محمد۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! میری وسیم سجاد صاحب اور پارٹی وہپ کامل علی آغا صاحب سے بھی بات ہوئی ہے۔ ادھر اپوزیشن کے دوسرے رہنماؤں سے بھی بات ہوئی ہے۔ ہمارا یہ خیال تھا جو آپ تک ہم رکھنا چاہتے ہیں کہ چونکہ آج Orders of the Day کے اوپر business زیادہ ہے اور بالخصوص ایک دو Adjournment Motions ایسے ہیں جن پر ہم چاہیں گے کہ ان پر بھی بحث ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ Ordinance کی disapproval کے لئے Resolution بھی آج لگی ہوئی ہے۔ تو آپ سے گزارش یہ ہے کہ اگر آج آپ Question Hour کو suspend کر دیں۔ ویسے بھی میرا خیال ہے لگتا ہے ایسے ہے کہ وزراء آج ہڑتال پر ہیں تو زیادہ مناسب ہوگا اور کارروائی پھر آگے بڑھائیں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے وزراء آ رہے ہیں۔ اگر آپ کا متفقہ فیصلہ ہے تو مجھے اس میں کیا اعتراض ہوگا۔ ٹھیک ہے then we do that and the answers are taken as read.

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان): وزراء آج ہڑتال پر نہیں ہیں۔ دیکھیں شہباز صاحب، خاکوانی صاحب اور بھنڈر صاحب بیٹھے ہیں اس لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ وزراء ہڑتال پر ہیں۔ لیکن بہرحال ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ Adjournment Motion کے لئے اگر آپ

strictly آدھا گھنٹہ allow کریں تو باقی business بھی ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین: تو کیا پہلے آپ adjournment motion لینا چاہیں گے؟

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! ایک بات آپ کے توسط سے کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو میں یہ request کروں گا کہ لاہور کے بم دھماکے میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں ان کے لئے اگر House فاتحہ کرلے پھر میں دو تین لفظ اس پر بولنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: پہلے فاتحہ کرلیں۔

(اس موقع پر فاتحہ خوانی کی گئی)

POINT OF ORDER RE: LAW AND ORDER SITUATION IN THE COUNTRY

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پورا House بلا تفریق Treasury اور Opposition Benches کے تمام acts of terrorism کو سختی کے ساتھ condemn کرتا ہے اور لاہور کے اندر جو یہ دو واقعات ہوئے ان کی بھی ہم سختی کے ساتھ condemnation کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اگر ہم آج کے اخبارات پر نظر ڈالیں۔ ایک طرف تو لاہور کے اندر یہ دو bomb blasts ہو رہے ہیں اور دوسری طرف صوبہ خیبرپختونخواہ کے اندر Leader of the Opposition in the National Assembly کے صاحبزادے اور ان کے ساتھ ہمارے اپنے ایک سینیٹر قاری عبداللہ پر قاتلانہ حملہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ دوسرے واقعات کو بھی دیکھیں جو پچھلے چند دنوں سے ملک کے اندر ہو رہے ہیں تو یہ بات بالکل کھل کر سامنے آتی ہے کہ جو حکومت کی writ چاہیئے وہ Federal Government کی ہو یا وہ صوبائی حکومتوں کی ہو، وہ writ بالکل ختم ہو گئی ہے۔ حکومت ملک کے اندر Law and Order کو maintain کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو گئی ہے اور اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے میں یعنی کہ عام شہری کے جان و مال کے تحفظ میں حکومت مکمل طور پر ناکام ہو گئی ہے۔ جب ایک ایسی صورتحال پیدا ہوجائے کہ law and order situtation یا حکومت کی writ ختم ہوجائے تو پھر چاہے آپ کتنا ڈھول بجا لیں کہ جی economic recovery کی طرف ہم جا رہے ہیں وہ economic recovery وہ نہیں ہوگی کیونکہ جب ملک کے اندر ایک side پر political unstability ہو اور دوسری طرف law and

order کی situation ایسی ہو تو نہ foreign investment آئے گی اور نہ ہی آپ کا local investor invest کرنے کے لئے تیار ہوگا ۔ لاہور کے سلسلے میں تو میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر صوبائی پولیس نے اپوزیشن کے candidates کا اور ان کے رشتہ داروں کا جو local bodies اس وقت third phase میں contest کر رہے ہیں ' اگر ان کا پیچھا کرنا انہوں نے چھوڑا ہوا ہوتا اور جو اپنے صحیح فرائض ہیں یعنی law and order کی maintenance کو اور internal security کو maintain کرنے میں اگر وہ لگے ہوئے ہوتے اور یہ extracurricular activities اپوزیشن کا پیچھا کرنا candidates کو اٹھانا اور institutionalized kidnapping جو local bodies کے اندر ہو رہی ہیں through the police and the Administration ا گر وہ اس پر نہ ہوتے تو شاید یہ واقعات وہ روکنے میں کامیاب ہوجاتے اور یہ قیمتی جانیں ضائع ہونے سے بچ جاتیں ۔

Mr. Chairman: You want to take point of order.

سینیٹر وسیم سجاد، چونکہ وقت آج کم ہے ۔میرا خیال ہے we should go to the.....

جناب چیئرمین، تو میرا خیال ہے پھر رہنے دیں کیونکہ اور بھی کئی ہاتھ اٹھ رہے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، اس کا میں اتنا جواب دوں گا کہ رضا ربانی صاحب نے جو بات کہی ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، وہ تو میں نے defer کردئیے ہیں answers taken as read

سینیٹر کامل علی آغا، جناب defer کردیجئیے ۔کہتے ہیں دوبارہ آ جائیں گے تو پھر کرلیں گے۔

جناب چیئرمین، آپ لوگوں نے فیصلہ کرنا ہے جو آپ فیصلہ کریں ۔

سینیٹر کامل علی آغا، defer کیا جائے taken as read نہ کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ، ٹھیک ہے راجہ صاحب it is not taken as read, it is deferred

سینیٹر وسیم سجاد، جو واقعہ کل لاہور میں ہوا ہے اور جس کا ذکر رضا صاحب کر رہے ہیں کہ ہمارے ایک سینیٹر صاحب پر حملہ ہوا ہے اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے عزیز پر حملہ ہوا ہے تو میرے خیال میں اس میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے کہ ہم تمام اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں

and this needs to be condemned in the strongest possible terms. At this stage to start making political capitals, I think, that is not desirable. If you look at the statistics sir, over the last few years, the number of terrorist attacks in Pakistan were maximum during the period of certain political parties and they are at the minimum today. For this purpose, I think all of usneed to put our hands together and we must motivate the public to counter these acts of terrorism because no agency by itself, whether it is the American Government or whether it is the Canadian Government or the British Government and they are very powerful, they have all the resources but even then they have difficulty in stopping, preventing acts of terrorism. What we need to do is sir, to have proper intelligence to have public cooperation and to take adequate legislative measures so that these things can be done away with. We condemn it sir, the Government of Pakistan, the government of the Punjab, the Government of the NWFP are taking all the measures to trace the culprits and we do hope sir, that they will be arrested and they will be brought to book and brought to justice. Thank you sir.

Mr. Chairman: How many points of order do you want to take for that

ایک رضا صاحب کا ہے that is only. Ok. Then اس کے بعد then we will go on.. جی رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین ! میرا point of order نہایت اہم اور ہمہ گیر ہے۔ پرسوں ژوب کے علاقہ بالون درخزئی میں انتہائی بھاری اسلحہ کے ایک vehicle پر ملیشیاء فورس نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں یہ اتنا بھاری اسلحہ تھا کہ میرے اپنے گاؤں بالون نارزئی ' اس کے ساتھ کلی دریاخان زئی اورتیس کلومیٹر کے radius میں وقفے وقفے سے گولے گرتے رہے آبادی میں۔ لوگوں کے لئے یہ معجزہ ہے کہ وہ بچ گئے ہیں ۔ جناب ! اصل میں میرا point of order یہ ہے کہ ژوب واڑا وزیرستان سے adjacent ہے یہ ایک نمونہ ہے ۔ اتنے destructive weapons کہ گولے تیس میل دور گرے اور اتنے بھاری گولے سرکار کے سامنے عوام نے پیش کیے جو اس سے قبل کسی نے دیکھے بھی نہیں ۔ جناب! اب اس دوران جو وانا میں واقعات ہو رہے ہیں خارجی دہشت گردوں نے وانا میں میرزلم وزیر جو وزیر قبائل تھا سب سے اہم شخصیت تھا اپنے بھائیوں سمیت ' اپنے بیٹوں سمیت اس کا سرعام قتل عام ہوا اورگزشتہ قلیل مدت میں جناب سینکڑوں کی تعداد میں وطن دوست ' عوام دوست قبائلی زعماء روشن فکر افراد ' صحافیوں ' مختلف واقعات کا ایک سلسلہ ہے ۔ جس کی وجہ سے پورے وزیرستان میں ہر ایک شخص کی جان و مال بدترین خطرے میں ہے ۔ دہشت گردوں کے اس واقعہ کے خلاف جناب چیئرمین! گزشتہ اور اس اجلاس کے دوران بہت سے واقعات ہوئے' ہم پر یہ لازم ہے کہ یہاں اس ایوان میں عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے اس پر بولا جائے لیکن موقع نہیں ملا۔ میں مختصراً تذکرہ کرتا ہوں کہ وزیرستان میں بڑے گھمبیر واقعات ہوئے ہیں۔ اہم قبائل کے زعما کے قتل ہورہے ہیں۔ کوئی گرفتاری' کوئی inquiry, کسی قسم کی تحقیقات نہیں ہو رہیں۔ اس سلسلے میں لازم ہے کہ خارجی دہشت گردوں کا فوری خاتمہ کیا جائے۔ ہماری مسلح forces وہاں ان کا دفاع نہیں کرتے' انہیں چاہیے کہ وہ خارجی دہشت گردوں کے خلاف آپریشن کریں۔

جناب والا! جب اجلاس نہیں تھا تو یہاں پر بہت سے واقعات ہوئے اس سیشن میں ان کے حوالے سے ہمیں بولنا چاہیے تھا کہ بلدیاتی انتخابات میں بدترین دھاندلی کی گئی۔ صیہونی اسرائیل کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے گئے اور سرتسلیم خم کیا گیا، ہم نے فلسطین کے عوام کو بے یار و مددگار اپنے تمام دعوؤں کے باوجود چھوڑا۔ اس دوران افغانستان میں تاریخی واقع رونما ہوا، وہاں کی پارلیمنٹ کے انتخابات ہوئے اور افغانستان نے ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے ایک منتخب پارلیمنٹ کی راہنمائی میں باقاعدہ اپنے سفر کا رسمی آغاز کیا۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک انتہائی ناخوشگوار اور تکلیف دہ واقعہ ہوا کہ اس سیشن میں آپ کی اس معزز Chair پر ایک غیرقانونی طریقے سے، اگرچہ وہ تھاسا تھا لیکن ایک غیرشخص نے قبضہ کیا اور اس پر اپوزیشن نے سخت ترین احتجاج کیا، یہ ریکارڈ پر ہونا چاہیے۔ یہ فیڈریشن ہے، یہ قوموں کا ایوان ہے، federating units کا ایوان ہے، اس کی اور قومی اسمبلی کی بالادستی کا دانستہ طور پر مذاق اڑایا گیا۔ جناب! ان تمام واقعات پر میں بولنا چاہتا تھا۔ بدترین لاقانونیت ہوئی، یہ جو قتل و غارت گری کے واقعات پرسوں رونما ہوئے۔ بدترین مہنگائی مسلط کی گئی ہے------

جناب چیئرمین، رضا صاحب! یہ point of order ہے اسے مختصر رکھیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! میرا point of order ان تمام واقعات کے بارے میں ہے۔ شکریہ جناب۔

Mr. Chairman: Now you want to take up the Bill in the House first or the Adjournment Motions?

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Adjournment Motions.

Mr. Chairman: You want to take them first?

Senator Mian Raza Rabbani: Yes sir.

Mr. Chairman: O.K, we have half an hour then.

سینیٹر احمد علی، جناب چیئرمین! ان کا بڑا important issue ہے' ان لوگوں کی کافی تکالیف ہیں' ان کو سنا جائے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، یہ تو ہاؤس کی مرضی ہے' مجھے تو کوئی اعتراض نہیں' جو آپ لوگ فیصلہ کریں۔ اس پر آدھا گھنٹہ رکھا گیا ہے۔ یا تو جو دو تین چیزیں lay ہونی ہیں ان کو کرلیں اور ایک دوسرا issue جو فرحت اللہ صاحب کا تھا then you can come to this and continue on this or you want to start first on the adjournment motion in the alternative here or you want to change the order and take any of the first? You want to follow the order?

Senator Mian Raza Rabbani: Follow the order first.

Mr. Chairman: O.K.

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری، جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین، I think کل آپ سے بات کی تھی the both Ministers are not available, they had talked to you, I believe.

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری، جناب! kindly پھر اس کو pend کر دیجئے۔

جناب چیئرمین، ہاں بالکل pend ہے' منسٹر کی یہی request ہے کہ وہ آ نہیں سکتے I think they talked to you also in these sectors with detail as well. So, we can pend it, that's no problem. کون سے lay کرنے والے itmes ہیں؟

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! ایک S.M. Zafar صاحب کی ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، کرلیں جی' کرلیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے اس کو lay کر لیں۔ جی Item No. 3 مشاہد حسین صاحب۔

جناب چیئرمین، جی item No. 3 مشاہد حسین صاحب۔

LAYING OF THE REPORT OF THE STANDING COMMITTEE ON FOREIGN AFFAIRS AND KASHMIR AND NORTHERN AREAS

Senator Mushahid Hussain Syed: Yes sir, thank you very much. Good Morning! I beg to present this report of the Standing Committee on Foreign Affairs and Kashmir and Northern Areas, detailing the proceedings of the meeting with APHC delegation from Indian Occupied Kashmir

اور یہ خوشی ہے کہ یہ پہلی دفعہ Mr. Chairman, سینیٹ کمیٹی کی طرف سے ایک report issue ہوئی ہے جو اردو زبان میں ہے۔ میرے خیال میں یہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، یہ آپ کی report regularly آ رہی ہے and we appreciate, all that.

سینیٹر مشاہد حسین سید، یہ اردو زبان میں یہ report issue کی ہے۔ مراد علی شاہ صاحب! آپ بھی note کرلیں اور یہ گل نصیب صاحب بھی بیٹھے ہیں اور ہماری سینیٹ خارجہ امور کمیٹی کی یہ ساتویں report ہے اور یہ ہم نے ہی report خصوصی طور پر اردو میں تیار کی ہے جو ہماری Occupied territory سے All Parties Hurriat Conference کے delegation سے ملاقات ہوئی تھی، میر واعظ عمر فاروق صاحب، ان کی report ہے اور کافی تفصیل میں ملاقات ہوئی تھی۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری میر واعظ عمر فاروق صاحب سے ملاقات New York میں بھی ہوئی تھی اور اس report سے اور کوششوں اور کاوشوں سے کشمیری عوام کے جو حقیقی نمائندے ہیں ۔ Now, they are a factor in the dialogue and the issues of the Kashmir تو میں Senate کے سامنے lay کر رہا ہوں، and I hope that Insha-Allah, we continue debate on that, thank you.

Mr. Chairman: Report Stands presented. Item No.4 Senator S. M. Zafar.

Senator S.M. Zafar: I beg to present the report of the

Functional Committee on Human Rights for the period of 1st of January to 1st of July, 2005. This is the second report of the Functional Committee on Human Rights of the Senate, it contains the record of the proceedingsof various actions taken on requisition by the members of the Committee and some in suo-motu jurisdiction. In addition the report dilates on two very important subjects: one relates to the prevailing situation and environment of Human Rights in Indian Occupied Jammu and Kashmir since after the exchange of numerous confidence building measures between Pakistan and India. The Committee heard the leaders of All Parties Hurriat Conference like Messers. Abdul Ghani Bhut, Yaseen Malik, Maulana Abbas Ansari and others who travelled from Sri Nagar to Muzaffarabad via a bus service which itself was opened between two cities as a result of major CBM. According to testimony of these freedom fighters, the violation of human rights, which includes the detention of ordinary citizens for long periods custodial killings, illegal searches have continued unabated. They have also informed the Committee that there has been no demilitarization and the concentration and continuation of large number of armed personnels, is itself a violation of human rights. Kashmiris, they have said, are living under constant fear and indignity; we hope through this Committee's report, the Foreign Office of Pakistan will take note of these aspects.

Sir, the other subject relates to the incidents of unrecognized disappearance of citizens of Pakistan. Complaints have been received that sometimes local police accompanied by some agencies come in and pick

up their relatives and when habeas corpus is moved or police is contacted for knowing the where abouts of the dear ones the answer is complete silence and they say, they have no knowledge of the episode. Such like disappearances have come to notice of the Committee through the private complaints and through the media. The report of the Functional Committee contains my note from the desk of Chairman in which I have stated that such like unrecognized disappearances indicate serious structural problem and amounts to multiple and gross violation of Human Rights.. It is time that all sections of the Civil Society take note of it. I have also mentioned sir, in my note that the development of a new jurisprudence is taking place and according to this thinking and it is important for all of us to note, the head of the police organization in each area where disappearance takes place can be held personally accountable notwithstanding the protection given to him under Service Rules, concealing the forced disappearance is now being treated as a crime. I am referring to the General Assembly Resolution UNO No. 47 of 133 of 1996 which relates to the declaration and the protection of all persons from enforced disappearance and to the Resolution No. 41 of 2002 of Human Rights Commission Geneva on the same issue.

Sir, on the other hand, named accused in serious crimes are not apprehended. This seems to be a sorry state of affairs and I hope the Minister for Interior and the Minister for Law and Justice will take note of it, sir, I deem it necessary to mention that the members of the committee have given valuable suggestions during their diligent and I would say sir,

overtime participation in the proceedings of the Committee. Secretary of the Committee and the young intern Farima Yameen and the staff of the Committee have done a good job in producing a verbatim testimony of our honoured members from Kashmir. Sir, in the report you will find every word that has been spoken before the Committee translated and properly put in that form. I shall also like to recognize the contribution of PILDAT which provided an editorial assistance and funds for the publication of this report. Thank you very much, sir.

Mr. Chairman: The report stands presented.

We move to Item No.5, Dr. Ranjha.

(interruption)

Senator Waseem Sajjad (Leader of the House): It needs to be commended and appreciated for having done a very good job in very difficult circumstances and I think, ultimately, sir also that I think that it should be also recognized that in the loud protest he was able to do his job constitutionally, legally and properly and he conducted himself with an admirable grace and propriety amid commotion and turbulance.

Mr. Chairman: Dr. Ranjha Item No.5.

Senator Dr. Khalid Ranjha: Sir, I would like to present that the report of the Standing Committee on the Bill to regulate the exercise of the powers of courts to punish for contempt of court, be considered.

Mr. Chairman: I think you move first for the condonation of the delay.

Senator Dr. Khalid Ranjha: The delay may be condoned.

Mr. Chairman: It has been moved that under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988 that the delay in the presentation of report of the Standing Committee on a Bill to regulate the exercise of the powers of the courts to punish the contempt of court{ The Contempt of Court Bill, 2005}, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: So, the delay is condoned. Now you can more Item No.6.

Senator Dr. Khalid Ranjha: Sir, as a Chairman of the Standing Committee on Law, Justice and Human Rights and Parliamentary Affairs I be allowed to present the report of the Standing Committee on the Bill to regulate the exercise of the powers of courts to punish for contempt of court {The Contempt of Court Bill, 2005}.

Mr. Chairman: The report stands presented. Do you want to finish the rest of the agenda?

سینیٹر وسیم سجاد، جناب چیئرمین! ہمارے دوستوں کا اصرار تھا کہ پبلک سروس کمیشن والا جو ہے اس پر voting کرائی جائے ۔ تو میرا خیال ہے تقاریر تو ہوچکی ہیں۔ تو چونکہ ان کی خواہش تھی اور ان کی خواہش پر جناب نے accomodate کیا ہے اور اس موشن کو لائے ہیں۔ تو اس پر ہو جائے تا کہ باقی وقت اور چیزوں پر لگ جائے گا۔

جناب چیئرمین، پہلے تین تھے باتیں تو ہو چکی ہیں ۔

سینیٹر وسیم سجاد، تقاریر ہو چکی ہیں اور یہ ان کی خواہش تھی اور جنابنے

accommodate کیا ہے۔ میرا خیال ہے وقت تھوڑا ہوگا تو اس کو ختم کر لیتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب Adjournment Motion پر آجائیں ، چار پانچ reports تو ہو گئیں ہیں ناں۔

Mr. Chairman: Do you want to dispense with it because you were keen yesterday. Wasim Sahib! we will take up the Adjournment Motion then. Which of them you want to start with? The Steel Mill or.....

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, Adjournment Motion No. 1 that is on the Stock Exchange.

Mr. Chairman: OK. Yes, Dar Sahib.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Thank you, Mr. Chairman. The Senate's other business be adjourned to discuss the recent crash crisis of the Karachi Stock Exchange in which a broker of the Exchange earned a profit of Rs. 1 billion while small and medium investers lost millions of rupees in the crash.

Mr. Chairman: Who are the speakers?

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, I will speak.

Mr. Chairman: OK. Yes, Dar Sahib.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman! as you are aware that this Adjournment Motion was moved on 21st of June and since then the Session has not been there and this issue has been a very seriou issue. Unfortunately, in the last four years rather five years four stock exchanges crashes have taken place and the biggest one has been in March, 2005. Since the crash there has been a lot of public agitation,

pressreleases , information as a consequnce of which Security Exchange Corporation set up a facts finding committee and Mr. Chairman, the report of that committee is now available and has been made public and I would draw your kind attention to certain very important factual reporting in that report which was chaired by a retired judge of apex court.

Sir, the report itself says that the report is not conclusive and it is the beginning of investigation and not the end of investigation, report confesses. Then sir, the report has already highlighted a number of very serious items. It says, transactions were managed and arranged outside the rule of market with the pretext to save market. But really benefitting very those people who were responsible for the crash. You know they are pointing obviously on the large brokers. Then sir they say the managers of public institutions under two classes arising from pre-arranged transactions were using public money.

Mr. Chairman! what it means that the public institutions like NIT, they have not names precisely but the public institutions are where the public deposits are there and they were probably directed to use those public funds in order to rescue the crash and in that process also those institutions lost money. So, again without realizing, because it is not directly taken from a deposit holders' account that lost and it will be reflected in the profit and loss account and the balance sheet of that year of that institution but it is in reality again loss of the investors and the deposit holders of those institutions.

Mr. Chairman! the report continues to say that the Government

officers fueled in building of the sentiments of the Karachi Stock Exchange and they are named, a Senior Advisor of the Ministry of the Finance by name, Sir. It is not a general statement in report and they say that this Advisor in the Ministry of Finance on 27th February, 2005, he said, "It would be difficult to guess that how long the stock exchange will meet the high mark of 10000". Sir, this is between February and March within 48 days, the market which was below seven thousand had crossed ten thousand because of the speculative statements.

Sir again, the report also highlights that the brokers and so-called analysts, they were appealing in the government owned media as well as the private media and the report from which I have quoted, you know, they were talking about the exchange index, sky is the limit. Sir, the story does not end here. The report has again mentioned that the OGDC institution, had given a public statement that new oil reserves have been discovered and as a result of that the OGDC share in the market rose from 75 Rupees on 31st of December to 190 Rupees on 15th of March, 2005. Likewise, the Chairman, Pakistan Telecommunication Authority also gave public statement that PTCL shares will fetch two dollars i.e. 120 Rupees while the share was never above 100 Rupees it was almost 99..

Sir, the matter does not end there. The *Badla* rates had gone sky high. It went as high as 100 per cent analysed cost of fund for the COT (carry over transaction). Mr. Chairman, the short story is that in the entire process the Security Exchange Corporation of Pakistan like any regulatory authority in any other country, is supposed to immediately

move in. Here the story is different. The stock exchange had been fueled and there is a strong possibility that very strong people, only handful of brokers and other officials might have billion of rupees because of the loss of billions of the private and small investors that has given profit to some other individuals. And luckily sir, the report highlights half a dozen people, the largest brokers of this country, who had indulged in all these practices in those days. Sir, the *Badla* transaction and the volume which was 20 millions within a matter of six weeks rose to 50 billion Rupees trading volume a day. Sir, it was all speculative. The poor investors were taken, in my opinion, for rise, it was manoeuvred and it was a planned item and the report does indicate, you see, there are now basically three problems. The insider trading, the whole world exercises very due deligence and very forensic checks and balances that insider trading should not take place. And nobody deliberate or without an intention gives a statement which can have an impact on the stock exchange of that country. Sir here, on the contrary, I have quoted instances, not political statements but I have quoted instances of the report itself which was set up by the Security Exchange Corporation of Pakistan.

Mr. Chairman, this is a very serious state of affairs, there is something like a few billion Rupees loss first time in five years and unless---, the Security Exchange Corporation of Pakistan which used to be if you remember, Corporate Law Authority before 1st of January, 1999 and it was an attached wing of the Ministry of Finance, the Government of

that time under Mian Nawaz Sharif took a decision to make it autonomous and it was made autonomous in line with the international trends. It was given the teeth, it should exercise. It was supposed to move forward. Mr. Chairman, with all due respect I regret to note that the Government has not done enough but on top of everything Security Exchange Corporation has also failed to go in the direction. What they have done sir, they have fined one, on the pretext of insider trading, one broker of hunderd thousand. Now, they would obviously say that they only have hundred thousand maximum penalty allowed in the law. But sir, at the same time the law does give them enough powers to take legal proceedings, initiate legal proceedings under which the culprits can be taken to task and give 3 years imprisonment sir. Sir, the Security Exchange Authority might require some more, I would say, help of the Parliament to take legislative measures like denationalization of the stock exchanges, the future trading act etc. Sir, I am glad to report to this House, Mr. Chairman, that the Finance Committee, since issue was very hot, has taken up this issue on 20th of September, there was a briefing by Security Exchange Corporation of Pakistan. I would say, there was virtually a confession that they have not moved the way they should have moved with the speed which is required in order to have a deterrence on this.

So, sir, on my proposal, I am grateful to the Chairman of the Finance Committee and my colleagues both from the Treasury Members and the Opposition Benches that they unanimously resolved that sir, it is the high time, we should move for forensic auditing and forensic check of

what has happened. Sir, there was one scam, there was second scam, there was third scam, this is fourth scam. Every scam is bigger than the previous one and this time the loss is much bigger than the collective loss of the earlier three scams in the last four years.

Mr. Chairman, if we do not move as a House, as a Country, as a Committee, as a Regulatory Authority, as a Government, I can assure you, sir, these culprits will be more encouraged and there will be another round of public plunder and looting of the poor investors.

Mr. Chairman, as I said, I am grateful to the Committee and the Chairman, particularly his support and support of all members. They have already resolved in that Committee that SECP must arrange---, because this report itself says, this is not the end of investigation. It is the beginning of investigation. Again sir, it was nice of the entire Committee that they have set up a Legal Task Force because I explained that you have to strengthen. While we expect a regulatory authority to perform and give him enough teeth to act at the same time we should identify, sir, it is an evolution process. The problems continue to emerge, the challenges continue to add and you have to make the legislation accordingly right now like in India. What happned in India? Similar practice used to be there and the Indian Parliament, the Indian Standing Committees and the Regulatory Authority, they were firm. They created a new exchange few years ago in order to give the competition to stock exchange like Karachi Stock Exchange and they succeeded. The brokers were as manace and as planned mafia in India as we have problems in Pakistan but now in a few

years there is a clean up process. There is no more similar problems as in the past in India.

So, sir, this Committee has again already decided to set up a Legal Task Force with Anwar Bhinder sahib, the convenor, myself and Nisar Memon and while we are requesting the Government and demanding from the SECP that they should move fast, they should move in a concrete fashion, they should move actively, they should move in a meaningful manner where they show the entire public that here are the culprits and there should be a deterrence for future actors. So, this Committee, sir, obviously has committed to them, to the SECP that for the legislation, the futures act and the future's trading legislation, this Committee will assist them in order to accelerate and not waste number of years to come up with this legislation.

So, with these remarks, Mr. Chairman, I place my appreciation again for the Chairman of the Committee and my colleague members because it was already too late for this issue to have been deliberated in the Parliament. So, I am glad that you have allowed this Adjournment Motion today also which is dated June 21. Thank you, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Wasim sahib.

Senator Wasim Sajjad: Sir, I would like to thank the honourable member. He has brought to the notice of the House an important issue in which as your honour knows, there have been several inquiries but I think the matter requires to be discussed in greater detail.

Therefore, I would not oppose it and let the matter be discussed, let it be admitted and the discussion of two hours take place on this Motion.

Mr. Chairman: The leave is granted and we will fix a date.

جناب وسیم سجاد، جناب! leave automatically grant نہیں ہوتی۔ You hold it to be in order. Then people have to rise but I don't think that they have the numbers of rise. I don't want to embarrass my honourable friend. Then we will dispense with that also because I don't think they have 25 members to allow the motion to be discussed properly but I will not insist on it to avoid embarrassment to my honourable friend of the other side.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, this is such a national issue. I think in order to complete the number, it would be more good gesture on the part of the other side. So, we offer the members to join us.

Senator Wasim Sajjad: Sir, I am willing to offer members from my side provided we have a deal that tomorrow they will offer members from their side to support.

(Interruption)

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, I challenge the Leader of the House.

آپ count کرائیں جناب۔

Let us have a count, sir.

Mr. Chairman: I don't think we need it here.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, if the honourable Leader of the House would mind it as a gesture of goodwill, we would welcome it but sir, we keep showing that good will.to....

Mr. Chairman: Let us continue showing that to each other.

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! ہم یہ کہہ رہے ہیں باوجود اس کے کہ ان کے پاس ممبر نہیں ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ ہم اس کو چلانا چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس کو accept کریں۔

Mr. Chairman: Leave is granted. Ranjha Sahib

آپ کچھ کہہ رہے تھے۔

سینیٹر وسیم سجاد، آگے چلیں جی۔ میرا خیال ہے کہ اب تو یہ admit ہو گیا ہے - باقی پھر held over ہو گیا ہے۔ وہ drop ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Then there will be the held over. Then we go on to the business of the House.

آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں رانجھا صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا، جناب چیئرمین! میں بڑا مشکور ہوں اسحاق ڈار صاحب کا، ان کا یہ کہنا کہ آئندہ، جیسے وسیم سجاد صاحب نے بات کی تھی if we lend you members, you also lend us members. ہاں! ہم بھی آپ کو ممبر دیا کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کو آگے بڑھانا چاہیے۔ میں بڑا مشکور ہوں اسحاق ڈار صاحب کا کہ انہوں نے بہت بڑی بات کی ہے اور بڑے دل سے بات کی ہے۔ اس کو میں آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی احمد علی صاحب۔

سینیٹر احمد علی، جناب چیئرمین! ہم ایک ایسا consensus دیکھ رہے ہیں کہ اپوزیشن والے بھی above the party line ہوکر national interest کی بات کر رہے ہیں۔ That is very highly appreciated. کہ first time we are talking on national interest اور اس پر discussion بہت ضروری ہے۔ اسحاق ڈار صاحب نے تو بہت کم کہا ہے میرے پاس اس سے کہیں زیادہ مواد ہے۔ جب بھی آپ مجھے allow کریں گے میں اور بھی چیزیں بتانا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: We will take up item No. 7. Mr. Bhinder.

Mr. Shahid Akram Bhinder (Minister of State for Law) : Mr. Chairman, I beg to move under Article 71 of the Constitution read with Rules 3 and 4 of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee that following Senators may be nominated as Vice-Chairman and Members of Mediation Committee for preparing an agreed Bill titled the Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2005, referred to the Mediation Committee by the National Assembly on 22nd September, 2005.

1.	Mr. Justice (Retd.)Abdul Razzaq Thahim.	Chairman
2.	Dr. Shahzad Waseem.	Member
3.	Mrs. Tanveer Khalid	Member
4.	Mrs Tahira Latif	Member
5.	Mr. Muhammad Amjad Abbas	Member
6.	Mr. Shuja-ul-Mulk	Member
7.	Dr. Abdullah Riar	Member
8.	Mr. Kamran Murtaza	Member

And I say on that the Chairman may use his discretion to appoint the members as he likes sir.

Senator Mian Raza Rabbani: I think this is not the prerogative of the Minister for Parliamentary Affairs to appoint this committee in such an arbitrary manner without taking anybody in the House into confidence and therefore, we, from the part of the opposition, do not accept this Mediation Committee. I would go along with this

suggession that this power should rest with the Chairman and the Chairman in consultation with the Opposition and the Treasury Benches should form this committee. This is no way that he should make a committee like this.

Senator Wasim Sajjad: Mr. Chairman, Iwould also like to clear, this is not a committee which was nominated, it is up to the House. It is put to the House. It is proposal before the House.

Mr. Chairman: It is proposal. It is up to the House to accept, amend and add....

(interruption)

Senator Wasim Sajjad: Treasury is now saying ....

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Treasury is trying to bulldoze this motion.

Senator Wasim Sajjad: The motion should now be that this committee be formed by the Chairman after consultation with the Teasury Benches and the Opposition.

Mr. Chairman: You heard the motion and those who are in favour.

(The motion is adopoted)

Mr. Chairman: And when can we meet to finalize this. We can do it after prayers today or whenever you...... Item No.8.

Mr. Muhammad Wasi Zafar (Minister for Law, Justice & Human Right): Mr. Chairman, sir, I beg to lay before the Senate the

following Ordinances as required by Clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, read with Sub-rule 1 of Rule 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988:-

1. The Pakistan Telecommunication (Re-organization) (Amendment) Ordinance, 2005. (Ordinance No. XVI of 2005).

2. The Alternative Energy Development Board Ordinance, 2005.

(Ordinance No. XVII of 2005).

Mr. Chairman: Ordinances stand laid.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب ۔

جناب چیئرمین: point of order اس پر ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، اسی پر میری عرض سنیں۔

جناب چیئرمین، وہ lay کر رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: وہ lay کر رہے ہیں میں اسی پر عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ اسی Agenda item پر۔ جناب، بات یہ ہے کہ یہ حکومت جو دعویٰ کرتی ہے کہ ان کے پاس absolute majority brute majority ہے وہ قانون سازی کر سکتی ہے لیکن پچھلے تین چار مہینے سے مسلسل دیکھا گیا کہ ایک کے بعد ایک Ordinance، یہاں پر لایا جا رہا ہے۔ کیا یہ لوگ legislation کے قابل نہیں رہے ۔ جناب یہاں پر اجلاس ہوتے ہیں۔صرف نوے دن کا time ہے۔جو سینیٹ کا meet کرنے کا annually جو Constitution provide کرتا ہے ۔ صرف نوے دن کو پورا کرنے کے لیے ہمارے اجلاس ہوتے ہیں۔اسمبلی کے اندر ۱۳۰ دن کا سالانہ time frame ہے ۔اس کو پورا کرنے کے لیے اجلاس ہوتے ہیں۔اجلاس بلائے جاتے ہیں، چھ دن میں چار چار دن کا session ہوتا ہے ۔ چھ دن کا اور ۱۵ دن کا count کیا جاتا ہے ۔ جناب !

یہ ان کا کیا طریقہ کار ہے اس ملک کے اندر' کہ آپ اجلاس بلاتے ہیں - اجلاسوں میں gap پر gap دیئے جا رہے ہوتے ہیں- کوئی آپ کی sitting صحیح طرح سے نہیں ہو رہی ہوتی ہے - Private Members Agenda کے اوپر ہزاروں questions ہزاروں Adjournment Motions pending پڑی رہتی ہیں - کوئی ان کا پرسان حال نہیں ' اس کے بعد پھر Ordinance پر Ordinance - کیا گورنمنٹ اس پارلیمنٹ کو run کرنے کے لیے serious ہے- ہم جو یہاں بیٹھے ہیں ' ہم جو legislation کرنے کے لیے تعاون کے لیے کہتے ہیں' ہم بیٹھنے کے لیے تیار ہیں تو کیا وجہ ہے ؟ ہمارے لیے یہی رہ گیا ہے کہ ہم Constitution کے اندر جو 90 days کی provision ہے اس کو پورا کرنے کے لیے اجلاس کریں یا قومی اسمبلی کے لیے ۱۲۰ دن پورے کرنے ہیں- سر! میری ادب سے درخواست ہے اور آپ سے request کرتا ہوں کہ kindly treasury کے ساتھ معاملہ اٹھائیں کہ بھئی کس طرح سے جناب پارلیمنٹ کو run کرنے جا رہے ہیں اور آپ کا جو دعوی brute majority کا ہے اس پر ہر روز ہمارے سامنے Ordinance آتا ہے- میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ Treasury کے ساتھ take up کریں کہ ان اجلاسوں کو صرف اس لیے پورا نہ کریں کہ انہوں نے جو facade create کیا ہے اس facade کو زندہ رکھنا ہے - بڑی مہربانی-

Mr. Chairman: Ordinances stand laid, we will go to Item No. 9, now.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، سر' point of order دیکھیں- ---

Mr. Chairman: I don't think we are taking point of order.

ختم کرلیں اس کے بعد اگر time ہوا تو لے لیں-

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ ، سر point of order دیکھیں- آج ہم سینیٹ کے آخری اجلاس ---

جناب چیئرمین، نہیں پہلے business کرلیں - اس کے بعد point of order take up کرلیں گے-

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، کس چیز پر کریں ۔ بزنس تو اسی کا نام ہے---

جناب چیئرمین، تشریف رکھیئے۔ تشریف رکھیئے۔

Senator Wasim Sajjad: I would request the honourable Member that after we finish the essential business, then point of order may be taken up.

Mr. Chairman: Then we will take up point of order.

(Interruption)

جناب چیئرمین، اس پر گنجائش نہیں ہے۔وہ تو lay کر رہے ہیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، سر میری بات سن لیں۔آپ دیکھیں---

جناب چیئرمین، اس پر comments ہو گئے ہیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، سر میرے محترم دوست نے کہا کہ ان اجلاسوں کا مقصد یہی ہے کہ یہ تمام---

جناب چیئرمین، وہ ہم نے سنا ہے ۔ اب میرا خیال ہے کہ time ہوا تو آپ نے جو کہنا ہے وہ کہہ لیں---

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، آپ کم ازکم bulldoze نہ کریں۔

جناب چیئرمین، نہیں میں تو کہہ رہا ہوں۔ کام کرلیں جو ایجنڈا ہے ۔وہ تو پورا کر لیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، اسمبلی کے بارے میں لوگوں کا جو opinion بن رہا ہے اس میں دانستہ طور پر میرے خیال میں آپ سپیکر قومی اسمبلی ---

LEGISLATIVE BUSINESS: THE HYDRO CARBON DEVELOPMENT INSTITUTE OF PAKISTAN BILL, 2004.

جناب چیئرمین ، ٹھیک ہے چلیں thank you what you are saying میری

عرض ہے کہ بزنس پورا کرلیں، اس کے بعد جو time ہو گا اسی میں یہ بات کرلیں گے۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب اس کی first reading ہو چکی ہے اور اب clause by clause جناب نے take up کرنا ہے, the first clause to be taken up is Clause 2 - اسے clause 2 سے شروع کرنا ہے۔

جناب چیئرمین، پروفیسر غفور صاحب آپ کی amendment ہے۔

Senator Prof. Ghafoor Ahmad: Sir, I move that in Clause 2 in sub-clause (a), the words "an independent", occurring in the first line, be deleted.

Mr. Chairman: It is opposed? Another second, put the amendment to the House. I think

دو itmes ہیں، آپ دونوں کو اکٹھے move کرلیں۔

Senator Prof. Ghafoor Ahmed: Sir, this organization is not an independent organization. This is under the control of Ministry of Petroleum and Natural Resources. How can it be independent? This is a Hydrocarbon organization under the control of Ministry of Petroleum and Natural Resources.

Mr. Chairman: I put the amendment to the House.

سینیٹر وسیم سجاد، جی ہاں -

Mr. Chairman: I put the amendment to the House. The question is that the Amendment do form part of the Bill.

(The Amendment was rejected)

Mr. Chairman: The Amendment stands rejected.

بھنڈر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : نہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! Clause 3 میں کوئی amendment نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب کی second amendment بھی ہے۔ پروفیسر صاحب! آپ move کریں۔

Senator Prof. Ghafoor Ahmed: Sir, I move that in sub-clause (e), for the words "section 3", occurring at the end, the words "this Act" be substituted.

Senator Wasim Sajjad: It is opposed.

Mr. Chairman: It is opposed. Now I put the Amendment to the House. The question is that the Amendment do form part of the Bill.

(The motion was rejected)

Mr. Chairman: The Amendment is rejected.

سینیٹر پروفیسرغفور احمد، جناب والا! اگر بغیر سنے ترامیم کو reject کیا جائے گا تو میرا خیال ہے کہ amendments move کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب! آپ بے شک ان پر بات کرلیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! میں صرف ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ پروفیسر صاحب کی ایک amendment تھی، پروفیسر صاحب بےشک اس پر تقریر کرلیں اور اس کے بعد اسے put کر لیں because he has already made a statement and we thought that he has finished his arguments. It is one amendment although we say اس لئے یہ Amendments them two amendments in the Clauses. consolidated put کی جائیں گی۔

Senator Prof. Ghafoor Ahmed: I would like to read clause 3 of this Bill. This is "Establishment of the Institute", "as soon as may be after the commencement of this Act, the Federal Government shall establish in accordance with the provisions of this Act, an institute". So, this institute is established under this Act, not under section 3 of this Bill.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, It is more specific if we say that section deals with the subject and it should be Section 3, it should not be this Act. This Act covers all the sections and it is more specific, it is more definite and sir, on that score we oppose it.

Mr. Chairman: We have already voted it also, so we do not need to vote it again. We will move on to Clause 3. There is no amendment. The question is that the Clause 3 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. Clause 4, Bhinder Sahib, there is an amendment on your name. Please move.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that in Clause 4,

(i) for sub-Clause (a), the following be substituted, namely:-

"(a) to assist the Government in the formulation of national policies for the development of hydrocarbon industry according to the national needs".

(ii) for sub-Clause (d), the following be substituted, namely:-

"(d) to investigate new energy methods and related

technologies for oil and gas sector".

(iii) in sub-Clause (f) for the words"as well as review of", occurring in the second line, the words" and to review the", be substituted.

(iv) for sub-Clause (i), the following be substituted, namely:-

"(i) to provide consultancy, advisory and laboratory services, expertise and facilities to the public and private sector organizations and companies".

(v) in sub-clause (j) the word "national", occurring in the first line and the words "design and", occurring in the third line, be deleted.

(vi) in sub-clause (l) for the words "the secretariat", occurring in the first line, the words "a forum" be substituted.

(vii) in sub-clause (m) for the words "the laboratories", occurring in the first line, the words " an organization" be substituted.

(viii) in sub-clause (n) the word "support", occurring in the first line, be deleted and after the word "assign", occurring in the third line, the words "to it" be inserted.

(ix) in sub-Clause (p) for the words "required of", occurring in the fourth line, the words "to fulfil" be substituted.

(x) in sub-clause (q) for the words "possibilities", occurring in the third line, the word "resources" be subsituted.

Sir, these amendments are to make the language more appropriate

and more conductive for the porpose of this Act and nothing beyond that. It does not deviate from the spirit of the Act. These amendments are only made for the better language and for the better phraseology, used in it.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Wasim Sajjad: The honourable Senator has worked very hard and has proposed amendments which will definitely improve the language of the Act. Therefore, we do not oppose it.

(Thumping of desks)

Sir, we do not oppose them, so the Amendments may kindly be made part of the Bill and it may move accordingly.

Mr. Chairman: Now, I put Clause 4 to the House. The question is that Clause 4, as amended do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 4 stands part of the Bill. Clause 5, Ghafoor sahib, please move amendment.

سینیٹر پروفیسر غفور احمد، جناب چیئرمین! میں پہلے وزیر اعظم جناب شوکت عزیز صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ اس سیشن میں پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں۔ قومی اسمبلی میں تو اکثر آتے رہتے ہیں لیکن سینیٹ میں پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

Sir, I move that in Clause 5, in para "d" the words "Ministry of" occurring in the second line be substituted with the words "Minister for". Ministry mean any Section Officer can nominate.

ایک اور بھی ہے۔

In para "d" after the words, "Federal Government", occurring in the end,

the words "one from each province" be added. Sir, there are 4 official members, so, I have moved this amendment that one person must be from each of the province.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین! یہ اس طرح درست ہے۔ Federal Government پر یہ پابندی نہیں ہونی چاہیے کہ ہرصوبے سے لائیں۔ جو بھی experts ہوں گے، جو بھی زیادہ better qualified آدمی ہوں گے ان کو شامل کیا جائے گا۔ اگرصوبے کی پابندی ہم لائیں گے تو شاید کئی صوبوں میں بہت قابل ہوں جوکہ لائے جا سکتے ہوں اور ان کو نہ لایا جا سکے۔ اس لئے ہم oppose کرتے ہیں کہ Federal Government کی discretion پر رہنا چاہیے کہ جو زیادہ experts ہیں خواہ وہ سندھ کے صوبے سے ہوں، ان کو لایا جا سکے۔

جناب چیئرمین، مطلب یہ ہے کہ binding نہیں ہے بلکہ flexibility ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جی جناب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! یہ بڑی اہم amendment ہے۔ محض یہ بات کہہ کر کہ ہم Federal Government کو discretion دے دیں کہ پورے ملک سے لے لیں۔ بلاشبہ اس کے اندر experts کا ہونا بہت ضروری ہے لیکن یہ جن معاملات سے deal کر رہا ہے اس میں provincial autonomy کا تقاضا ہے اور خاص طور سے کیونکہ Federal list بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان تمام معاملات کے اندر provinces کی involvement ہو۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اہم amendment ہے اور government کو اس کو اس طرح reject نہیں کرنا چاہیے۔ Experts تمام صوبوں میں موجود ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ کسی خاص صوبے میں ہیں اور باقی میں نہیں ہیں۔ میری نگاہ میں یہ بات صحیح نہیں ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اس میں ہرصوبے کی نمائندگی ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین، پروفیسرغفور صاحب۔

سینیٹر پروفیسرغفور احمد، جناب چیئرمین! جب ایسی کوئی پابندی نہیں ہوتی ہے اور حکومت اپنی discretion پر appoint کرتی ہے تو کل آپ نے دیکھا تھا کہ ۱۴ آفیسرز میں

سے بلوچستان سے کوئی آدمی نہیں تھا اور سندھ رورل سے بھی کوئی آدمی نہیں تھا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایسی organization جو ملک گیر بنیادوں پر کام کر رہی ہے' اگر آپ 4 official members لے رہے ہیں تو اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ چاروں صوبوں سے لئے جائیں تاکہ چاروں صوبوں کی نمائندگی ہو۔ جناب چیئرمین! اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ ملک میں اس وقت احساس محرومی ہے' احساس عدم شرکت ہے۔ یہ احساس بڑھتا جائے گا اور یہ خطرناک حد تک بڑھ سکتا ہے۔ اس لئے میری Treasury Benches سے گزارش ہے کہ وہ اس amendment کو منظور کرلیں۔ چار آدمی اگر آپ لے رہے ہیں۔ ہر صوبے میں اس وقت experts موجود ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی ایک صوبے میں ہیں۔ اس لئے چاروں صوبوں سے ایک ایک آدمی لینا ضروری ہے ورنہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہی حشر ہوگا جو اس سے پہلے آپ دیکھ چکے ہیں۔ کبھی بلوچستان کو آپ محروم کر دیتے ہیں' کبھی سندھ رورل کو آپ محروم کر دیتے ہیں اور کبھی آپ صوبہ سرحد کو محروم کر دیتے ہیں۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ ہر صوبے سے لئے جائیں تاکہ یہ اعتراض ختم ہو۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین! میں اس میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، اس پر discussion نہیں ہے۔ رضا محمد صاحب! تشریف رکھیئے۔

ایک ممبر بول رہے ہیں ان کو پہلے بولنے دیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین! اس میں انہوں نے تجویز کیا ہے۔

There would be a Senior Director General of the Policy Wing of the Ministry of Petroleum.

اب پروفیسر صاحب چاہتے ہیں کہ A Director General of the Policy Wing of the Minister for Petroleum. Minister for Petroleum کا wing نہیں ہوتا ہے Ministry کا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ بے شک اس کو withdraw کرلیں اور دوسری پر ووٹ کرالیں۔

Mr. Chairman: I think,

I put the amendment to the House. The amendment is - اس پر ووٹ کر لیتے ہیں
rejected.

(The motion was negatived)

جناب چیئرمین، جی رضا صاحب -

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, according to the Rules. Yes, Opposition but opposition to the extent of vote. Opposition not to the extent of giving arguments and particularly in support when the Minister Incharge is present, because since the second reading of this Bill we have not heard the Minister Incharge either oppose the amendments that are coming or say that he has not opposed those amendments. It is either the Leader of the House or it is Mr. Anwar Bhinder and for once I thought that Mr. Anwar Bhinder who is piloting this Bill which the honourable Minister is here but nonetheless we move on to my amendment and that issir, that Clause ' g ' says "That four eminent scientists or technologists tobe nominated by the Federal Government. Now, since this is an institution which is being set up, which is purely on expertise basis, therefore, I think it would be appropriate that if this total discretion is not left with the Ministry concerned. But if the Pakistan Engineerng Council is also taken into confidence when these four nominations are made

جناب چیئرمین، ہاں جناب -

Senator Wasim Sajjad: For the Pakistan Engineerng Council is a body which has specific functions underthe Ordinance and these are not one of the functions which is conferred on the Council by any law or

any practice or precedent. Secondly, sir, the Government of Pakistan the authority of the Government of Pakistan, to deal with these matters should not be compromised and it is assumed that the Government will be making these nominations keeping all matters into consideration.

Mr. Chairman: I now put the amendment to the House.

(The amendment was re jected)

Mr. Chairman: There is an other amendment in clause 5 of the Bill in the name of Minister Mr. Amanullah Khan Jadoon. Who will move it.

Senator Muhammad Naseer Khan Mangel (Minister of State for Parliament & Natural Resources): I beg to move that after sub-Clause 5 (3) of the Bill, I move sub-Clause 5(4) be inserted as follows:5(4) The Federal Government may by notification in the official gazette increase or decrease the number of the members of the board of governorsand prescribe the qualifications and mode of the appointment of such members in such manner as it may consider appropriate."

Mr. Chairman: Not opposed. I now put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The question is that Clause 5 of the Bill as amended do form part of the Bill..

(The motion was carried)

Mr. Chairman: There is an amendment in Clause 6 in the name

of Prof. Ghafoor Ahmed.

Senator Prof. Ghafoor Ahmed: Sir, I move that in Clause 6, after the words " power to ", occurring in the second line, the word and comma "supervise'" be inserted.

سینیٹر وسیم سجاد: یہ کتنے فراخ دل ہیں کہ جب کوئی اچھی تجویز پروفیسر صاحب یا رضا صاحب کی جانب سے آتی ہے تو ہم ہمیشہ اسے دل سے قبول کرتے ہیں۔ یہ انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Now I put the amendment to the House.

(The motion was carried)

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب صدر مشرف صاحب ان تجاویز کو بھی appreciate کریں جس میں مرکز کے اختیارات کم کئے گئے ہوں، federating units کے اختیارات زیادہ کئے گئے ہوں۔ جو نمائندگی پہلے سے تھی اب اسے ترامیم کے ذریعے بتدریج ختم کر رہے ہیں جیسا کہ پروفیسر خورشید صاحب نے کہا۔ جناب یہ خودمختاری کا مسئلہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے - another amendment in clause 6 in the name of Ch. Muhammad Anwar Bhinder. رضا صاحب آپ تشریف رکھیئے، کچھ ہاؤس کے rules بھی ہیں، اُسی حساب سے چل رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بیٹھ کر نہیں بول سکتے، کھڑے ہو کر، اجازت لے کر بولنا ہے۔ جی بھنڈر صاحب۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that in Clause 6, in sub-Clause (f) after the word "servants", occurring at the end, the words "of similar category and grade" be inserted.

Senator Wasim Sajjad: Not opposed.

Mr. Chairman: Now I put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The question is clause 6, do form part of the Bill as amended.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 7, there is amendment in clause 7 in the name of Prof. Ghafoor Ahmad.

Senator Prof. Ghafoor Ahmad: Sir, I move that in clause 7, in sub-clause (2) for the words "of the memebership", occurring in the second line and after the words "majority vote", occuring in the third line, the words 'of ex-officio members" be inserted.

Mr. Chairman: Is it oppose?

Senator Wasim Sajjad: Opposed.

سینیٹر پروفیسر غفور احمد، جناب اس میں گیارہ members ہیں' ان میں سے پانچ ex-officio members ہیں اور چار members ایسے ہیں جنہیں Federal Government تین سال کے لئے nominate کرے گی اور تین سال کے اندر ان کو ختم کر سکتی ہے۔ اس لئے اگر آپ ووٹ سے majority لیں گے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ جو official members ہیں تو ایک آدمی کو اور ملا کر یہ decision کرا سکتے ہیں۔ اس طرح میرا خیال ہے اس سے کوئی بہتر decision نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ ex-officio members ہیں ان کو اس بات کا اختیار ہونا چاہیے کہ اپنی majority میں اس کے فیصلے کریں۔

Senator Wasim Sajjad: Sir, when a person is nominated the member of the Board whether he is officio or ex-officio this should not matter, they have equal status and they have equal power to participate in

proceeding and therefore, we oppose this.

Mr. Chairman: I now put the amendment to the House.

(The motion was rejected)

Mr. Chairman: There is another amendment in Clause 7 of the Bill in the name of Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that in Clause 7, for sub-Clause (2) the following be substituted, namely:-

"(2) The quorum of a meeting of the Board of Governors shall be one half of the total membership. The decisions in the meeting shall be taken by a majority vote and in case of equality of votes the Chairman shall have a casting vote in addition to his own vote as a member."

(i) In sub-clause (3) the words and commas, "or defect in the constitution of," occurring in the second line, be deleted.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Wasim Sajjad: Not opposed.

Mr. Chairman: I now put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The question is that Clause 7 amended do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 8, there is an amendment in the name of Mian Raza Rabbani.

(اس موقع پر صحافی حضرات پریس گیلری سے چلے گئے)

جناب چیئرمین: آغا صاحب ذرا Press کو دیکھ لیجئے گا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I think one of the reasons that the press has left is, sir, if I may be allowed to just digress for a second I think it may be related to the Tribunal which was constituted vis-a-vis the implementation of the Wage Board. Its Chairman has not been appointed for the last two months and according to our understanding that file is pending in the Secretariat of the Prime Minister. So, I would, through you, request the Prime Minister because the implementation of the Wage Board is a very important issue and that Tribunal is lying vacant for the last two months. So, through you I would request the Prime Minister to (a) kindly expedite that summary and have the Chairman appointed and (b) I would also like to bring it to his notice that a committee of Parliament had been formed with reference to the implementation of the Wage Board in which Ch. Shujaat was one ofthe members, honourable Professor Khurshid was another member, Makhdoom Amin Faheem was another member and there were couple of other members nominated to that committee. I think the time frame for that committee was two months its long past those two months, the committee had one meeting perhaps in which it called the newspaper owners but the working journalists have not been invited so their point of view has not been heard. I would again through you request the honourable Prime Minister to see that it is expedited as well.

Mr. Chairman: Mr. Prime Minister.

Mr . Shaukat Aziz (Honourable Prime Minister): Mr . Chairman , I heard the comments of the worthy Member , file has not reached me but I will check today and if it is in my Secretariat, we will take action immediately . As regards the Parliamentary Committee as the honourable Member just pointed out Ch . Shujaat is chairing that , I know, he has met one of the stake holders and I will follow him up to see where he is , so that this process can move on , we want justice for all stake holders , particularly the members of the press because this thing has been lingering for too long. Thank you.

Senator Mian Raza Rabbani: I am appreciative of the response that the Prime Minister has given and now with your permission I would move on to move my amendment in Clause-8 of the Bill. Sir, I beg to move that in Clause 8,-

i) in sub-Section (1) for the words "a highly qualified scientist" , occurring in the second line , the words "an engineer with a minimum qualification of a Masters Degree in Mechanical or Chemical Engineering," be substituted.

ii) sub-Section (3) be deleted.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Wasim Sajjad: Yes , it is opposed.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, this Clause 8 of the Bill deals with appointments and functions of the Director General and in

sub-Section (1) of the qualification as has been drafted by the Government is that the Director General shall be a highly qualified scientist with experience in the related field. Now, this is a very wide, open definition and can be used any way. Therefore, I have suggested that the qualification be made more specific and it says that it bean engineer with a minimum qualification of a Masters Degree in Mechnical or Chemical Engineering. I would have thought that the Government would have had no objection in this because since this is a highly technical institute, therefore, it would be appropriate, it is headed by a person who is duly qualified in academics but it seems here also, they want to keep the gates open. Sir, I have asked for a deletion of sub-Section 3 and sub-Section 3 says "the Director General may subject to Rules and Regulations made under this Act appoint employee on contract or on a part time basis or otherwise, such officers consultants, advisors and other staff as are considered necessary for sufficient working of the institute. Now, sir, this gives a total, *carte blanche*, to the Director General to supersede other functionaries in the organization and to go ahead and make appointments of officers consultants, advisors and other staff. So, what I have sought to do by way of asking for a deletion of this sub-section (8) is to place fetters on the power of the Director General in terms of transparent appointment and since this Government has been talking a great deal about transparency in appointments I thought that it would have welcomed the placing of certain fetters on the Director General on his power to make arbitrary appointments but it seems that is not the case.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! میں بھی آپ کی اجازت سے رضا ربانی صاحب کی اس amendment کی تائید کرنا چاہتا ہوں ۔ حکومت کو سوچنا چاہیے کہ یہ کوئی اپوزیشن کی طرف سے کسی قسم کا کوئی پنگا اڑانے کی چیز نہیں ہے بلکہ اس ادارے کے کام کو بہتر بنانے اور خصوصیت سے صحیح qualification والے افراد کو وہاں آنے نیز arbitrary authority کو curtail کرنے کی کوشش ہے ۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس کو قبول کرنا چاہیے تاکہ اس ادارے کی کارکردگی بھی بہتر ہو سکے اس طرح vague and general provisions بناتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ specific اور scientific ہو سکے ۔ اس لئے سرکاری بنچوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اسے قبول کریں ۔

جناب چیئرمین، وسیم سجاد۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! جہاں تک کسی ممبر کی qualifications کا تعلق ہے تو ان کا تعین rules میں کیا جائے گا اور وہ (f) (6) Section اور 24 کے تحت جو rules بنیں گے اس میں ان کا تعین کیا جائے گا۔ تو جہاں تک institute کے functions کا تعلق ہے جس طرح کہ آپ جانتے ہیں کہ اس کا مقصد اصل میں scientificresearch ہے engineering نہیں ہے ۔ Scientific research ہے ۔ اور Bill کے Preamble میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے

It is being established for the purpose of undertaking, promoting and guiding scientific and technological research and development in the field of hydro carbon. So, I think the whole context is different and I think in the context the Bill is being framed this is appropriate as it is and we oppose the amendment.

جناب چیئرمین، بھنڈر صاحب ۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ amendment میں یہ کہا گیا ہے Engineering will be minimum qualification of Master's Degree یعنی Master's Degree کا یا Chemical کا ہے تو اس کو appoint

کیا جا سکتا ہے اور highly qualified جو ہے اس کو اڑا دیا جائے ۔ Highly qualified جو ہوگا Ph.D. سے بھی اوپر ہوگا۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ amendment جو دی گئی ہے۔ اس سے provision basic Act ہے وہ بہت زیادہ relate کرتی ہے کہ highly qualified آدمی ہونا چاہیے نہ کہ صرف اس qualification کا ' ہو سکتا ہے کوئی گورنمنٹ آئے تو پھر وہ کہے کہ کوئی Master's degree جو رکھتا ہو اس کو بھی لگادو ۔ اور highly qualified provide کرتے ہیں law میں تو اس کا مقصد یہ ہو گا کہ وہ Master نہیں ہوگا بلکہ Ph.D., سے اوپر foreign qualified ہوگا اس کو لگایا جائے گا ۔ No.2 sub-Section (3) be deleted اس میں ' میں یہ عرض کروں گا یہ ad hoc appointments کے متعلق ہے اور fill up کرنے کے لئے ہے اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کو retain کیا جائے ۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, the Leader of the Opposition has used the word 'minimum' and it is a common sense that qualification now may be tripple Ph.D. you can engage a person. I think it is a very reasonable and I am sure that Bhinder Sahib is interpreting it

کہ اگر یہ minimum کا لفظ آ گیا تو صرف Master ہو گا and somebody can again interpret in future کہ جی highly qualified کا مطلب ہے کہ B.Sc. اور in line with their frame of mind کہ Matric بھی کافی ہے۔ تو یہ کوئی بات نہیں ہے۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: No, no.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Are they persuade that minimum qualification should be a Master degree or not? If it is the requirement the minimum

کا لفظ ہے it is very reasonable and I request the Treasury Benches toconsider this amendment. It is a very positive amendment by the Opposition Leader, sir.

Senator Wasim Sajjad: Sir, we have considered it in all seriousness and we don't think it is necessary for this.

Mr. Chairman: Then I put it up to the House. I now put up the amendment to the House.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected.

Then there is another in Clause (8) of the Bill in the name of Prof. Ghafoor Ahmad.

Senator Prof. Ghafoor Ahmad: Sir, I move that in Clause8 sub- Clause (4) be deleted. Sir,

اس sub-Clause 4 میں یہ کہا گیا ہے کہ Director General اپنی تمام powers کسی بھی officer کو delegate کر سکتا ہے۔ میرا خیال ہے یہ تو مناسب بات نہیں ہے کہ D.G. کو آپ اختیار دے دیں کہ کسی officer کو وہ اپنے تمام اختیارات delegate کر سکتا ہے۔ اس طرح تو پھر مذاق بن جائے گا اور ادارہ نہیں چل سکے گا۔ اس لیے اس clause کو نہیں ہونا چاہیے۔

سینیٹر وسیم سجاد: یہ درست ہے جی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ D.G. جب delegate کرے گا تو اس کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ اصل power اسی کی ہوتی ہے۔ وہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔ اگر کوئی غلط کام کرے گا تو اس کی ذمہ داری ڈی جی پر ہوگی لیکن functioning میں آسانی کے لیے power delegate کی جاتی ہے۔ اس لیے we oppose it sir.

Mr. Chairman: I put it to the House.

(The motion was negatived).

Mr. Chairman: Clause 8, question is that Clause 8 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause-9. There is an amendment in Clause 9 of the Bill in the name of Prof. Ghafoor Ahmad.

Senator Prof. Ghafoor Ahmad: Sir, I move that in Clause 9, in sub-Section (a), the word "Federal" be deleted. In sub-Clause (d), after the word, "public", the word, "and institutions" be added.

سینیٹر وسیم سجاد، میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ جب بھی کوئی اچھی تجویز آتی ہے تو ہم اس کو ماننے میں بخل سے کام نہیں لیتے اور خصوصا پروفیسر صاحب کا ہم بہت خیال رکھتے ہیں۔ بڑے بزرگ ہیں، بڑے ماہر Parliamentarian ہیں۔ تو اس amendment پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں جی، ہم accept کرتے ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Chairman: I put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The question is that Clause-9, as amended do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause-10. The question is that Clause-10 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: There is an amendment in Clause-11 in the name ofMian Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: I beg to move that Clause 11 be deleted. Sir, this is an amendment with regard to declaring the services of

the employees under the Essential Services Act, 1952. If you look at Section 18, or Clause-18 which will be coming up later, they have even excluded the operation of their own IRO-2002 which in any case is a black law and they have excluded the operation of that from this institute as well and here they want to place this under the Essential Services Act that would totally debar any form of Trade Union activities and would totally cripple the rights of the workers Therefore, I have moved that this be done away with and furthermore the Essential Services Act itself provides that the Federal Government, at anytime, can declare any organization to be under the Essential Services Act but the only difference would be that there it would be applicable for a period of six months and would be subject to review every six months.

Senator Prof. Khurshid Ahmad: I would like to support this.

نہ صرف یہ کہ tendency ہوگئی ہے حکومت میں کہ جس ادارے کو چاہیں اسے Essential Services Act کے تحت لا کر trade union activity کو ختم کردیں - یہ trend صحیح نہیں ہے۔ ایک جمہوری ادارے کے اندر لوگوں کو حق ہے اس بات کا کہ اپنے حقوق کے لیے منظم ہوں، اپنی بات پیش کریں۔ اس کے معنی لازماً subversive نہیں ہوتے۔ Trade Union ایک genuine democratic activity ہے - میرا خیال یہ ہے کہ اس معاملے میں Government کو یہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے اور ہر ادارے میں آنکھیں بند کرکے اس قانون کو extend کرنا صحیح نہیں ہے -

Senator Wasim Sajjad: Sir, the Government of Pakistan has always shown the highest concern for the labour community and we are very conscious that their rights should not only be protected but

promoted and they should be given all safeguards. That is in this spirit sir, that when this amendment was moved by which the application of the Essential Services Act was to be automatically imposed on this institution we discussed the matter and we agreed that this is a good amendment and we would accept it. And I think sir again, I would like to commend the spirit in which the honourable Senator has moved this amendment and I think that he should appreciate the fact that the Government has also agreed to it because whenever a good suggestion comes we absolutely have no hesitation in accepting good suggestion by the Opposition. Not opposed.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد۔ میں شکریہ کے ساتھ یہ comment عرض کروں گا کہ Leader of the House has been selective in accepting good suggestions.

Mr. Chairman: Now, I put amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Amendment is adopted. The question is that there is no amendment in clauses 12 to 17, therefore, I put these clauses together and one question before the House. The question is that clauses 12 to 17 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Clauses 12 to 17 form part of the Bill. Clause 18. There is an amendment in the name of Mian Raza Rabbani.

Senator Raza Rabbani: Sir, I beg to move that clause 18 be

deleted. Mr. Chairman sir! this was the clause I had referred to a little earlier, while moving my amendment in clause 11. Clause 18 says that nothing contained in the Industrial Relations Ordinance 2002 shall apply to or in relation to the institute or to any of the offices or employees of the institute. Now, Mr. Chairman, I would like to bring to your notice and you would recall and IRO 2002 was a law which was promulgated by this Government through an Ordinance on the eve of the first sitting of the National Assembly. It is, in any case, a law which is anti labour. It is in any case, a law which favours the employer and it is perhaps, one of the darkest labour laws that has come into existence and the entire labour movement is making a vociferous demand for its withdrawal and the Government is also entering into negotiations with them. But that aside, it is most unfortunate that even that law which has been promulgated by them they themselves are excluding its operation to this institute. It is an unfair labour practice. It is in violation of the rights to form and run trade unions that is guaranteed under the Constitution and the fundamental rights. Therefore, I would most humbly request the honourable Leader of the House to kindly reconsider and allow the application of IRO 2002 to this organization.

Senator Wasim Sajjad: Sir as I said earlier, here earlier a suggestion was made which promotes the rights of workers, protects the rights of workers. We had no hesitation in accepting that and a good example is that in clause 11 which Mr. Raza Rabbani moved and we

accepted the amendment. As far as the application of the IRO is concerned sir, this is the wiping of trade union has no relevance to a research and scientific organization. Research and Science is a body, is an institute where intellectual work is done and there the application of the IIRO does create difficulty and what we have done is, sir, we made the IIRO inapplicable and this is not the first time that it is being done. Similar organizations, for example, the Pakistan Council of Scientific and Industrial Research (PCSIR), Pakistan Atomic Energy Commission, Pakistan Space and Upper Atmosphere Research Commission, National Institute of Electronics, Pakistan Agriculture Research Council, all of them have similar provision. So, this is nothing new. All scientific and research organizations, there it is not applied for good reason. So, we oppose it, sir.

Mr. Chairman: I put the amendment to the House.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected. The question is that Clause 18 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 19. The question is that Clause 19 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 19 stands part of the Bill. Clause 20. There is an amendment in your name.

Senator Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that

in Clause 20, in sub-clause 2 for the words "is hereby repealed" occurring at the end the words "shall stand cancelled" be substituted.

Mr. Muhammad Naseer Mengal: Not opposed.

Mr. Chairman: Now, I put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 20 as amended do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 20 as amended stands part of the Bill. Clause 21, Bhinder sahib.

Senator Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that in Clause 21 after word "transfer" occurring at the end the words "and shall be deemed to be the employees of the Institute under this Act" be added.

Mr. Muhammad Naseer Mengal: Not opposed.

Mr. Chairman: Now, I put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 21 as amended do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 21 as amended stands part of the Bill. Clause 22, there is an amendment for restoration of this clause is stand in the name of Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that Clause 22, propose to be omitted by the report of the Standing Committee be re-inserted as follows, namely:-

"(22) The employees of the Institute to be civil servants for the purpose of Service Tribunals Act, 1973:- The employees of the Institute shall be deemed to the civil servants for the purpose of the Service Tribunals Act, 1973 (LXX of 1973).

Mr. Muhammad Naseer Mengal: Not opposed.

Mr. Chairman: Now, I put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted and Clause 22 which was omitted by the Standing Committee stands restored, status quo. Now, there are no amendment to Clauses 23 to 25. The question is that Clauses 23 to 25 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 23, 24 and 25 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the title of the Bill. We now come to Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, "the Preamble and the Title" do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1 "the Preamble and the Title" stand part of the Bill. We now move to item No.10.

Mr. Muhammad Naseer Mengal: I move that the Bill to

provide for the establishment of the Hydrocarbon Development Institute of Pakistan [The Hydrocarbon Development Institute of Pakistan Bill , 2004], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the establishment of the Hydrocarbon Development Institute of Pakistan [TheHydrocarbon Development Institute of Pakistan Bill, 2004], be passed.

(The motion was carried)

Mr Muhammad Naseer Mangal: I move that the Bill to provide for the establishment of the Hydrocarbon Development Institute of Pakistan [The Hydrocarbon Development Institute of Pakistan Bill , 2004] be passed.

Mr. Chairman: That is moved that the Bill to provide for the establishment of the Hydrocarbon Development Institute of Pakistan [The Hydrocarbon Development Institute of Pakistan Bill, 2004] be passed.

(The Bill was passed)

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! یہ Bill مارچ 2004 میں سینیٹ میں پیش کیا گیا تھا۔ سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا اور سٹینڈنگ کمیٹی نے جون 2004 میں اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ اب یہ ڈیڑھ سال کے بعد سینیٹ سے منظور کیا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین! اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ حکومت قانون سازی کے معاملے میں کتنی سنجیدہ ہے۔ ڈیڑھ سال میں ایک Bill کو لایا گیا جبکہ 1990 کا سپریم کورٹ کا فیصلہ موجود ہے کہ یہ ادارہ قانون کے مطابق کام نہیں کر رہا۔ اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ جیسے پہلے میرے بھائیوں نے اور معزز سینیٹر صاحبان نے کہا ہے کہ یہ حکومت قانون سازی میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی۔ اگر کوئی قانون سازی کی جا سکتی ہے تو وہ آرڈیننس کے ذریعے سے کی جاتی ہے اور آرڈیننس

ہمارے سامنے لے کر آتے ہیں ۔یہ مثال آپ کے سامنے ہے کہ ڈیڑھ سال پہلے اسے سینیٹ میں پیش کیا گیا تھا اور ڈیڑھ سال کے بعد اسے منظور کیا جا رہا ہے۔ میں اس بات پر تو شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس زمانے میں آپ کی عدم موجودگی میں ہم ہاؤس attend نہیں کر رہے تھے انہوں نے اسے defer کیا اور ہمیں اس بات کا موقع دیا کہ ہم اس پر اپنا اظہار خیال کر سکیں، اپنی ترامیم پیش کر سکیں اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بعض ترامیم آپ نے منظور بھی کی ہیں لیکن میں پھر یہ بات کہوں گا کہ یہ حکومت قانون سازی میں کسی سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کر رہی۔

جناب چیئرمین، جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! میں یہ عرض کروں کہ اس میں میری طرف سے بھی ترامیم تھیں اس لئے naturally میں بھی اس میں interested تھا۔ پروفیسر صاحب درست فرما رہے ہیں کہ یہ تاخیر سے ہوا۔ لیکن جناب والا ہر اجلاس میں اس کے لئے کوشش کی جاتی رہی کہ اس Bill کو نکالا جائے، اس Bill کو پاس کیا جائے۔ لیکن unfortunately یہ ہمیشہ پس پشت رہا اور دوسرے Bill آئے۔ ہم نے کئی بار یہ request بھی کی لیکن چونکہ اس میں amendments ہیں اس کو بعد میں لے لیں گے، بعد میں لے لیں گے۔ اس میں تساہل کوئی نہیں ہوا۔ ہر سیشن میں یہ Bill آتا رہا اور آج پاس ہوا۔ یہ درست بات ہے اور میں اتفاق کرتا ہوں کہ speedy legislation ہونی چاہیے اور ہمیں جتنے Bill بھی pending ہیں ان کو نکالنا چاہیے اور legislative work کو preference ہونی چاہیے۔ legislative work ہمارا اصل کام ہے اس پر ہمیں زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ جتنے بھی Bill ہمارے سامنے آئیں ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اسی سیشن میں وہ Bill نکال دیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، جناب چیئرمین! بھنڈر صاحب کا بہت شکریہ لیکن میں دوبارہ یہ بات کہوں گا کہ گو اس اثنا میں ایجنڈے پر یہ آتا رہا ہے لیکن اپوزیشن سے اس Bill کی حد تک تعاون میں کبھی کمی نہیں ہوئی یہ صرف حکومت کی سستی کہہ لیں، تساہل کہہ لیں یا اس کو اہمیت نہ دینا، اس بنا پر اس Bill نے ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ سینیٹ میں لے لیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس طرف بھی آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قانون سازی سینیٹ یا اسمبلی کے ذریعے

اور قانون سازی آرڈیننس کے ذریعے دونوں میں کتنا نمایاں فرق ہے۔ یہاں پر آپ دیکھیے کہ ایک ایک سطر پر غور کیا گیا ہے اور ایک نہیں نصف درجن سے زیادہ amendment سینیٹ نے، کمیٹی میں نہیں، اس ہال میں introduce کئے ہیں جنہیں قبول کیا گیا ہے۔ ٹھیک ہے کہ تقریباً دس مزید قبول نہیں ہوئیں لیکن اس کا صاف معنی یہ ہے کہ قانون سازی کا یہی وہ طریقہ ہے جس سے قانون کے سقم دور ہو سکتے ہیں۔ جو جھول رہ گئی ہو اس کی اصلاح ہوسکتی ہے اور انہیں زیادہ سے زیادہ دستور اور عوام کی امنگوں سے ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت کو قانون سازی proper قانون سازی کے طریقے پر کرنی چاہیے اور آرڈیننس کے ذریعے قانون سازی کی لعنت، اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ colonial ممالک کے علاوہ پوری دنیا میں یہ اصول نہیں ہے۔ اسے ختم ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ .We will take up item No. 11

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں آئین کے تحت یہ motion جمع کیا گیا تھا اور اس پر آپ نے پرسوں رولنگ محفوظ کر لی تھی۔ آپ نے Ruling دے کر اور آج ایوان میں اسے لا کر آئین اور قانون کی پاسداری کی اور اس ایوان اور خود اپنے وقار اور وزن میں اضافہ کیا ہے۔ اس کے لیے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے یہ موقع مجھے دیا۔ جناب چیئرمین! ابھی چند منٹ پہلے قانون سازی کے بارے میں بات ہو رہی تھی کہ حکومت قانون سازی کے بارے میں سنجیدہ نہیں ہے۔ جس طرح سے Hydrocarbon Development Institute of Pakistan کا قانون پچھلے ڈیڑھ سال سے اس ایوان میں آتا رہا۔ میرے محترم دوست پروفیسر خورشید صاحب نے Ordinance کی بات کی، آج بھی ایوان میں دو Ordinance lay ہو گئے ہیں۔

یہ ستمبر کا مہینہ ہے، اس سال 17 Ordinance جاری ہو چکے ہیں۔ پچھلے سال بھیکوئی دو درجن کے قریب Ordinances حکومت نے جاری کیے تھے لیکن آپ کو یاد ہوگا جناب چیئرمین! کہ اپوزیشن نے باوجود اس کے کہ ہمیں Ordinance کے اجراء پر اختلاف رہا ہے اور serious تحفظات رہے ہیں لیکن ہم نے سوائے دو Ordinances کے اور کسی Ordinance پر بھی

resolution for di-approval جمع نہیں کرایا تھا ۔ 17 Ordinances اس سال، 24
Ordinances پچھلے سال اور ان میں سے 2 Ordinances پر ہم نے disapproval کا resolution جمع کرایا۔ تویقیناً اس Ordinance میں کوئی ایسی بات ہوگی جس پر ہم نے ضروری سمجھا کہ آئین کے تحت اس پر disapproval کا resolution جمع کرایا جائے اور اس پر بات کی جائے۔

جناب والا! یہ Ordinance کیوں جاری ہوا، اس کا ایک پس منظر ہے۔ اس کا پیش منظر بھی ہے لیکن آپ دیکھیں کہ یہ Ordinance قومی اسمبلی کے اجلاس سے جو ۲۹ اگست سے شروع ہو رہا تھا، صرف دو دن پہلے جاری ہوا، اور جب Ordinance جاری ہوا تو اس میں کہا گیا کہ

whereas the National Assembly is not in session and the President is satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action.

جناب چیئرمین: آپ چلیں، continue کریں ۔ I think, we are attending to that.

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! میں members of press کو درخواست کروں گا کہ وہ تشریف لے آئیں کیونکہ Prime Minister صاحب نے on floor of the House وبج بورڈ کے بارے میں assurance دی ہے کہ اگر وہ فائل ان کے سیکرٹریٹ میں آ گئی ہے۔ اس پر وہ فوری طور پر action لیں گے۔ تو میرے خیال میں جہاں تک ان کے مسائل کا تعلق ہے ہم سب تو ان کے ساتھ ہیں اور میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ واپس آ جائیں۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب، طارق عظیم صاحب اور منسٹر صاحبہ Press کو اگر آپ دیکھ لیں۔ جی بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! اس Ordinance کی ابتداء پر کہا گیا کہ:

The President is satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action. گویا فوری action لینے کے لیے حالات کا تقاضا تھا

کہ یہ Ordinance قومی اسمبلی کے اجلاس سے دو دن پہلے جاری کیا جائے۔

جناب چیئرمین! دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس ordinance کے جاری ہونے سے مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اگر مقصد یہ تھا کہ Public Service Commission کو مزید اختیارات دیے جائیں، Public Service Commission جو کہ appointments and recruitments کرنے والا ایک آئینی ادارہ ہے، اس کے اختیارات پر کوئی قدغن نہ ہو اور transparency and good governance کو بڑھایا جائے تو ہم یقیناً اس ordinance کی حمایت کرتے کیونکہ immediate action کے لئے circumstances exist کر رہے تھے لیکن جناب چیئرمین! immediate action لینے کا نتیجہ کیا ہوا؟ میں آپ کی توجہ اسی ordinance کے section 2(a) کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں کہا گیا کہ

"A member of the Commission shall hold the office for a term of three years from the date which he entered upon that office or untill he attains the age of 65 years whichever is earlier".

اس سے پہلے Members of the Public Service Commission کا tenure پانچ سال کا تھا۔ اب اس Ordinance کے ذریعہ اس tenure کو کم کرکے تین سال کر دیا گیا ہے۔ جناب والا! ہمیں اس پر پھر بھی اعتراض نہ ہوتا اگر آئندہ آنے والے ممبران کا tenure تین سال کا ہوتا کیونکہ قانون بنانا، Ordinance جاری کرنا، صدر مملکت کا آئینی اختیار ہے۔ حکومت پارلیمان کے ذریعہ قانون میں ترمیم لا سکتی ہے۔ شاید ہمیں اعتراض نہ ہوتا اگر یہ آئندہ کے لئے Members of the Public Service Commission کا tenure تین سال کے لئے کیا جاتا لیکن بدقسمتی سے اسی ordinance میں یہ provision بھی رکھ دی گئی ہے کہ

Notwithstanding anything in any contract, agreement or any instrument concerning terms and conditions of the service, a member who on or after the commencement of this Ordinance, completes his tenure specified in Section 1 which is three years, he shall forthwith cease to be a member of the Commission.

جناب چیئرمین ! اس Ordinance کے ذریعے Public Services Commission کے وہ ممبران جن کی تقرری پانچ سال کے لئے تھی، اس قانون کو موثربماضی بنا کر ان کو بھی تین سال کے بعد فارغ کرنے کے لئے قانون بن گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس دن یہ Ordinance جاری ہوا، اس کے اگلے روز Public Services Commission کے تین ممبروں کو جن میں جناب گل حنیف، جناب جسٹس عبدالرحمان خان اور جناب جاوید اکرم شامل ہیں، فوری طور پر فارغ کر دیا گیا۔ اگرچہ ان کا term پانچ سال کا تھا لیکن اس Ordinance کے ذریعہ انہیں فوراً فارغ کر دیا گیا۔ چوتھے ممبر جناب طارق سعید ہارون کو اس سال دو دسمبر سے فارغ کیا جائے گا۔ ان کی معیاد بھی پانچ سال کے لئے تھی لیکن ان کے دو دسمبر کو تین سال مکمل ہو جائیں گے اور اس ordinance کے تحت انہیں فارغ کر دیا جائے گا اور خود Chairman, Public Service Commission کو بھی اگلے سال مارچ میں گھر بھیج دیا جائے گا۔

جناب والا! یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ وجہ تھی کہ immediate action لینا ضروری تھا اور کیا یہ مقصد تھا کہ Public Services Commission کے پانچ ممبروں کو جلدی فارغ کیا جائے یا اس کا مقصد good governance تھا؟ جناب والا! کیا یہ گیا کہ Public Services Commission کے tenure اور مراعات کو موثر بماضی قانون کے ذریعے ختم کر دیا گیا اور اس بات پر سپریم کورٹ کے فیصلے ہیں اور آئین بھی اس بات پر واضح ہے کہ قانون موثر بماضی نہیں بنایا جا سکتا۔

میں آپ کی توجہ آئین کے Article 264 کی طرف دلانا چاہتا ہوں،

When a law is repealed or is deemed to have been repealed by, under, or by virtue of the Constitution, the repeal shall not except as otherwise provided in the Constitution affect any right, privilege, obligation or liability acquired, occurred or incurred under that law.

جناب والا! آئین کا آرٹیکل ۲۶۴ اس بات کی ممانعت کرتا ہے کہ اگر کوئی قانون repeal ہو اور قانون میں جو amendment ہوتی ہے وہ بھی ایک خاص حصے کی repeal ہوتی ہے۔ تو گویا آئین، قانون میں نہ repeal ہو سکتا ہے، نہ amend ہو سکتا ہے، اس طرح سے کہ وہ کسی شخص

کو، اس کے مراعات اور اس کے جو حقوق ہیں ان کو موثر بماضی کر کے ان پر اثر انداز ہو۔ جناب چیئرمین! صرف یہی نہیں ہے اس کے علاوہ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو سپریم کورٹ کے اس فیصلے سے یہ اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں جس میں سپریم کورٹ نے کہا۔ PLD 1979

"Authority is competent to make order, has the power to undo it. Order, however, can not be withdrawn or rescinded once which was taken legal effect and certain rights have been created in favour of any individual".

جناب چیئرمین! جو FPSC کا Ordinance تھا۔ پانچ سال کے لئے ممبران کی تقرری تھی۔ اس قانون کے ذریعے certain rights have been created یہ جو نیا Ordinance آیا ان کے ان rights کو violate کیا گیا۔ یہ Ordinance سپریم کورٹ کے PLD 1979, page 407 پر درج فیصلے کے خلاف ہے۔

جناب والا! میں نے شروع میں عرض کیا تھا کہ اس Ordinance کا ایک پس منظر ہے اور ایک پیش منظر ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ خود جنرل پرویز مشرف نے جب اقتدار سنبھالا تھا تو اس اقتدار سنبھالنے کے چند ہفتے بعد Federal Public Service Commission کا دورہ کیا۔ ۲۷ جنوری ۲۰۰۰ کو دورہ کیا اور وہاں انہوں نے دور رس اصلاحات کا اعلان کیا۔ میں آپ کو یہ ایک منٹ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ یہ ۲۸ جنوری ۲۰۰۰ کو رپورٹ ہوا۔

"During his visit to the Federal Public Service Commission, the Chief Executive announced administrative and financial autonomy to the Federal Public Service Commission, enhancement of the Commission role, fixation of non-extendable five years service tenure for the Chairman and the members of the Commission, restoration of their oath and so on" and so forth.

بڑی دور رس اصلاحات کی تھیں for the sake of good governance یہ سب کرنے کے بعد اب جناب والا! اس Ordinance کی ضرورت پھر کیوں پیش آئی؟ صرف اس لئے کہ ان ممبران کو فارغ کر کے گھر بھیجنا تھا؛ میں عرض کر رہا تھا کہ اس کا ایک پس منظر ہے اور پیش منظر ہے۔

وہ یہ ہے جناب والا! کہ Federal Public Service Commission Ordinance کی رو سے Federal Public Service Commission پر یہ لازم ہے کہ وہ ہر سال اپنی annual report صدر مملکت کو پیش کرے گا۔ رپورٹ پیش کرنے کے بعد صدر مملکت will cause that report to be laid before the National Assembly and the Senate. جناب چیئرمین! پچھلے سال ۶ نومبر کو Federal Public Service Commission کے Chairman نے ۲۰۰۳ کی جو سالانہ رپورٹ تھی وہ صدر مملکت کو بھجوائی۔ میں آپ کو اس کا پس منظر بتا رہا ہوں۔ اور اس کے ساتھ لکھا کہ میں بنفس نفیس آکر آپ کو یہ report present بھی کرنا چاہتا ہوں مجھے وقت دے دیں ۔ جس طرح آڈیٹر جنرل رپورٹ پیش کرتا ہے ، جس طرح وفاقی محتسب کرتے ہیں ۔ یہ بھی آئینی ادارہ ہے چنانچہ چیئرمین پبلک سروس کمشن نے صدر مملکت سے درخواست کی کہ یہ کاپی میں آپ کو بھیج رہا ہوں ۔یہ آپ پارلیمان کو بھیجیں گے لیکن میں آپ کو بنفس نفیس بھی پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ کوئی جواب نہیں آیا ۔پندرہ دن کے بعد ایک reminder بھیجا گیا اور کہا کہ جی میں یہ رپورٹ ذاتی طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں بعد میں آپ اسے پارلیمان کے سامنے lay کریں گے ۔ کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب والا! اس سال جون میں تیسرا reminder ایوان صدر کو بھیجا گیا ہے کہ میں یہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں بعد میں آپ اسے ایوان میں پیش کریں گے ۔ جناب والا! کوئی جواب نہیں آیا ۔ وجہ کیا تھی ۔ وجہ یہ تھی کہ آرڈیننس میں یہ بھی Public Service Commission کی requirement ہے کہ اس کی annual report میں ایک memorandum ہوگا اور اس memorandum میں ان خلاف ورزیوں کا ذکر کیا جائے گا جو حکومت نے تقرریوں میں کی ہیں ۔ اور ایسی تقرریاں جو Public Service Commission کے دائرہ اور قانون سے باہر کی گئی ہیں اور Public Service Commission سے پوچھا نہیں گیا اس کی وضاحت ہوگی ۔ ان تمام cases کو identify کیا جائے گا اور یہ بتایا جائے گا کہ حکومت نے کیوں Public Service Commission کو نظر انداز کیا یا اس کی سفارشات کیوں نہیں مانی گئیں ۔ تو اس رپورٹ میں آرڈیننس کی رو سے قاعدے قانون کی رو سے وہ memorandum بھی شامل تھا۔ میں نہیں جانتا شاید ہمارے قائد ایوان جانتے ہوں گے ۔ غالباً

ایوان صدر نے اس بات پر اصرار کیا ہوگا کہ اس memorandum کو اس رپورٹ سے نکال دیں۔ میں نہیں جانتا لیکن لگتا یہی ہے کہ ایوان صدر نے اعتراض کیا ہوگا کہ اس memorandum کو نکال دو۔

جناب والا! memorandum میں کیا تھا memorandum میں ایک یہ کہا گیا تھا کہ Director General Post Offices جو ایک ریٹائرڈ سینئر فوجی افسر ہیں اور گزشتہ کئی سالوں سے سول سروس کی ایک پوسٹ پر کنٹریکٹ بنیادوں پر ان کا تقرر ہوا ہے ۔memorandum میں کہا گیا تھا کہ یہ تقرری غلط ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا صاحب تشریف رکھئیے ۔ انہیں بولنے دیں ۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! اگر آپ ذرا تھوڑا سا حوصلہ رکھیں ۔ میں قائد ایوان سے آپ کی وساطت سے درخواست کروں گا کہ جگر تھام کے بیٹھو ۔

جناب چیئرمین: نہیں، انہوں نے ایک point raise کیا کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے ۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: ماشاءاللہ ہم سب مسلمان ہیں ۔ ہم ان کے ساتھ ہی نماز پڑھنے جائیں گے ۔جناب والا! اس رپورٹ میں اس memorandum میں یہ تھا جو Director General Post Offices ہے ان کو جو contract پر contract دیئے جا رہے ہیں یہ غلط ہے۔

ایک اور بھی تھا اس میں کہ Director General of Federal Government Education Institution وہ بھی ایک ریٹائرڈ فوجی افسر ہیں ان کو بھی جو contract اور تقرری دی گئی ہے ، معیاد بڑھائی گئی ہے یہ بھی خلاف قاعدہ اور خلاف قانون ہے ۔اور یہ memorandum لکھنے والا کون ہے ۔ memorandum لکھنے والا خود چیئرمین پبلک سروس کمشن ہے جو قانون اور آئین کی رو سے اس بات کا پابند ہے کہ وہ یہ لکھے گا ۔ اور پبلک سروس کمشن کا چیئرمین بذات خود ایک سینئیر فوجی افسر ہے ۔ اس نے یہ کہا کہ دیکھو ان ریٹائرڈ سینئیر فوجی افسران کو سول کی پوسٹوں پر ہر سال ان کی تقرری کو بڑھانا یہ مناسب نہیں ہے یہ قانونی نہیں ہے۔

خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

خود ایک ریٹائرڈ فوجی جرنیل نے out of his frustration and conviction اس نے اپنی رپورٹ میں یہ لکھا۔

جناب والا! یہ یوں 2005ء کا واقعہ ہے۔

پھر 24 اگست کو اسی چیئرمین کا اخبار میں ایک انٹرویو چھپا اور انہوں نے کہا The rules and regulations have been blatently transgressed in employing persons on contract under the cover of discretionary powers اور جب ان سے پوچھا گیا۔

کہ وہ کون لوگ ہیں کہ جن کو discretionary power کے تحت appoint کیا گیاہے، ذرا نام بتا دو۔

He was graceful enough. He said " I don't want to embarrass the Government, to save the government from embarrassment. I don't disclose it now but this is what has happened".

یہ واقعہ 21 اگست سے چند روز پہلے کا ہے۔ جس دن پھر ایک واقعہ ہوا اور جو کہ 22 اگست کے اخبارات میں رپورٹ ہوا، ایک عجیب و غریب واقعہ ہوا۔ پاکستان میں World Bank کا جو Country Director ہے اس نے Establishment Division کو approach کیا اور کہا کہ جو 123 bureaucrats باہر training پر گئے تھے وہ اگلے ماہ ستمبر میں پاکستان واپس آ رہے ہیں، ان کی تقرری کے لئے ہم سے مشورہ کیا جائے گا، ورلڈ بنک کہتا ہے۔ this again has been reported in the press. The Country Director of the World Bank says that in consultation with the Establishment Division we will be making the placement of officers.

جناب چیئرمین! آپ دیکھیئے کہ کمیشن کی annual report، اس کے اندر memorandum اور memorandum پر حکومت پر قانون کی خلاف ورزیاں کرنے کا الزام۔ Public Service Commission کے چیئرمین کا اخباری بیان کہ حکومت کیسے غلط کام کر رہی

ہے۔ World Bank کا یہ دعویٰ کہ اب Senior Bureaucrats کی placement میں ہماری بھی say ہو گی۔ World Bank کی یہ رپورٹ 22 اگست کو آئی، میں نہیں جانتا کہ اس پر Public Service Commission کے ممبران اور چیئرمین نے کیا position لی ہے، I am not privy to that لیکن غالباً یہی لگتا ہے کہ اس پر بھی Public Service Commission نے اعتراض کیا ہو گا اور یہ کہا ہو گا کہ آئین کے تحت appointments and recruitments ہمارا کام ہے، یہ World Bank کا کام نہیں ہے لیکن میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ Public Service Commission نے یہ کہا ہو گا۔

جناب چیئرمین، اسی کی بات کر رہے تھے، appointment, recruitment and posting کی تو بات ہو گی ناں بعد میں تو۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! آئین کے ذریعے یہ Public Service Commission کا کام ہے لیکن جب World Bank نے 21 اگست کو یہ کہا اور 27 اگست کو ordinance جاری ہوا کہ لازماً شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ World Bank اصرار کرے کہ وہ سرکاری ملازموں کی posting, transfer اور placement میں حصہ دار ہو گا۔ شک پیدا ہوتا ہے کہ کہیں چیئرمین کو جو interview دیا تھا اس interview کی وجہ سے، شک پیدا ہوتا ہے کہ ان کی رپورٹ میں جو memorandum تھا اس کی وجہ سے یہ ordinance جاری ہوا ہو۔

جناب چیئرمین! یہاں پر ایک چیز کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ Public Service Commission کے ممبران اور چیئرمین کو اب oath لینا پڑتا ہے اور یہ oath اس وقت restore کیا گیا جب جنرل پرویز مشرف نے as Chief Executive اس ادارے کا دورہ 27جنوری 2000ء کو کیا تھا اور ان تمام ممبران نے oath لیا ہے اور اس oath کے جو relevantالفاظ اگر آپ کی اجازت ہو تو ایک منٹ میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

"That I will not allow my personal interest to influence my official conduct or my official decisions and that in the

performance of my functions, whether in the selection of persons for recruitment or appointment or in any other way, I will act without fear or favour of action or ill-will."

یہ ان کا oath ہے' انہوں نے یہ oath لیا تھا۔ جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ اپنی annual report سے memorandum ہٹا دو تو یہ oath ان کے آڑے آ رہا تھا کیونکہ اس oath کی وجہ سے وہ اس memorandum کو واپس نہیں لے سکتے تھے۔ کیونکہ یہ oath ان کے آڑے آ رہا تھا اور جب World Bank نے کہا کہ ہم اس کام میں شریک ہوں گے اور Public Service Commission نے کہا کہ ہم اس شراکت کو نہیں مانتے کیونکہ یہ oath آڑے آرہا ہے تو پھر راستہ یہ نکالا گیا کہ یہ Ordinance جاری ہو گیا' یہ Ordinance جاری ہو گیا اور تین ممبران گھر کو چلے گئے' دو ممبران جانے والے ہیں۔

میں قائد ایوان اور اپنے Treasury Benches کے تمام ساتھیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس پر غور کریں' یہ آپ کا آئینی حق ہے کہ آپ اس resolution کو پاس کر کے اس Ordinance کو disapprove کرا دیں۔ کم از کم حکومت کو ایک message چلا جائے گا۔ جناب والا! Public Service Commission ایک آئینی ادارہ ہے' ہمارے ہاں جو آئینی ادارے ہیں' پارلیمان ہے' Election Commission ہے' Supreme Court ہے' Federal Services Commission ہے' آپ پارلیمان کو دیکھیں اس کو کیا بنا دیا گیا ہے۔ گزشتہ دنوں جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ مجھے پارلیمان سے کوئی شکایت نہیں ہے' میں جو چاہتا ہوں' وہ ہو جاتا ہے۔ پارلیمان کو اتنا بےوقعت بنا دیا کہ جنرل پرویز مشرف کہتے ہیں کہ پارلیمان سے مجھے کوئی شکایات نہیں ہے' میرے سارے کام ہو جاتے ہیں۔ عدلیہ کی میں' نہایت احترام کے ساتھ کہتا ہوں کہ حالت یہ ہو گئی ہے کہ Supreme Court Bar Association یہ کہتی ہے کہ ہم کوئی آئینی معاملہ Supreme Court میں نہیں اٹھائیں گے۔ آپ دیکھیں Supreme Court کے ججوں سے 1973 کے آئین کے تحت حلف نہیں لیا گیا۔

جناب چیئرمین: آپ ذرا conclude کریں۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! میں آئینی اداروں کی بات کر رہا تھا۔

جناب چیئرمین، کریں' ذرا conclude کریں۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، اور Electioon Commission بھی ہمارا آئینی ادارہ ہے۔ جناب چیئرمین! آپ اندازہ لگائیں کہ election میں 70 لوگ مر گئے اور انہوں نے کہا کہ بہت ہی peaceful انداز میں انتخابات ہوئے ہیں۔ لے دے کے اب Public Services Commission کا ایک آئینی ادارہ رہ گیا تھا تو خدارا! کیوں ان اداروں کو پامال کرتے ہو۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ خدا کے لئے اپنے اس آئینی حق کو استعمال کرتے ہوئے اس resolution کو approve کریں اور Ordinance کو disapprove کر دیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Ranjha sahib, you want to say something

ایک منٹ رانجھا صاحب کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، جناب! جواب بعد میں دے دیں گے' پہلے یہ بات کرلیں۔

Senator Raza Rabbani: Sir, I am one of the movers.

Mr. Chairman: O.K.

رانجھا صاحب یہ mover ہیں۔

Senator Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Mr. Chairman, I am grateful to you that yesterday, we brought this to your notice that this is a Constitutional right which accrues to the House that it can disapprove an Ordinance that has been promulgated by the Government and we had requested you that you give a ruling to that effect and it should be brought on the Orders of the Day of today and it has been brought on the Orders of the Day. So, on behalf of the Combined

Opposition, I would like to express our gratitude to the Chair on this question. Mr. Chairman, very briefly, as far as the Ordinance is concerned because that day also I spoke at length and even now Senator Babar has spoken at the great length on the Ordinance and in great detail but I would very humbly like to make one point very clear and that is that this resolution for disapproval is not to defend or plead case of any one person or a group of persons or individuals, but it is to further a principle and it is to further a thinking and that thinking is that when Parliament is present and both the Houses are meeting, the Government has absolutely no justification whatsoever to promulgate ordinances. And the promulgation of an ordinance prior or just prior to the summoning of either the National Assembly or the Senate, more so the National Assembly because Article 89 places a bar that when this National Assembly is in Session, the ordinances should not be promulgated, this is with *malafide* intent and this *malafide* intent of the Government is with reference to this particular Ordinance in regards to the Public Service Commission is evident from the fact that it was promulgated just prior to the session of the National Assembly and of course, there is the *malafide* intention that because the Public Service Commission had, on a number of occasions, been taking up cudgels with the Government and was creating impediments in their way as far as appointments are concerned. So, therefore, it was thought better that a clear message should be sent not only to the Public Service Commission but to all other institutions that if you do not follow the path that we are dictating then we can play

aroundwith the law and we can curtail your functions and we can curtail your tenure. So, it was with this basic purpose that this disapproval resolution was moved which is the right of this House and which as a consequence is a right of each individual Senator. This practice of the Combined Opposition would continue so that we can keep on registering our protests in a manner which is prescribed in the Constitution and the Rules. After having said that, I think on behalf of Senator Farhat Ullah Babar the Combined Opposition has decided that since we wanted to make our point, we have made that point and we would not press this resolution for the vote.

Senator Wasim Sajjad: Sir, I think the resolution is not being pressed. So, in court term you say, it is dismissed and withdrawn". So it refers that this is the result of this resolution. So, it stands withdrawn, it is finished and since the disapproval resolution stands dismissed therefore, nothing needs to be done. But two or three points, we have a very little time, one of the technical points which were raised:

(1) The power of the President to promulgate the Ordinance.

The President has full powers to promulgate the Ordinance if the National Assembly is not in session and on this, sir, there have been countless judgements of the Supreme Court that this is the subjective power of the President and we cannot question it in any way. As you know sir, a Bill in Parliament takes a long time. Today, the Bill took more than one and a half year and if an immediate action is necessary, in the opinion of the

President he passes the Ordinance even if it is one day before or two days before the session is called.

(2) Sir, the honourable Senator Mr. Farhat Ullah Babar said that Article 264 says: When the law is repealed certain things remain.

This is not repealed. There is a clear distinction between an amendment and repeal. Repeal removes the law from the statute book, amendment only changes it and the two have very different consequences. When a law is repealed, it has different consequences, when it is amended it has different consequences.

(3) He referred to an authority of the Supreme Court 1964 Supreme Court saying that the authority which has power to do something or undo it, if it has taken effect the rights cannot be affected. Sir, this is not a question of an order of the authority. This is legislative power. This is the power equal to that of Parliament and Parliament has the power to make any law whether it takes away rights, does not take away right, it is the question of sovereignty of Parliament. It can even pass retrospective legislation and I am sure, my honourable colleagues will agree with me that we would uphold the sovereignty of Parliament. We may differ on various measures. We may differ whether this authority should be used or not used but please do not question the authority of Parliament. We have been clamouring for it. You have been clamouring for it. The Parliament has the power. Let everybody in Pakistan know whether it is the Chairman Public Service Commission, whether it is anybody else, any authority in Pakistan. Let them know that the

Parliament power is supreme. The Parliament power goes to any extent. They can pass retrospective legislation. They can take away rights. They can grant rights. So, nobody should question the power of Parliament. And this power in question the powers exercised by the President is a legislative power which of course has to be approved by Parliament. So, therefore, there should be no doubt about it at all in the hearts or minds of anybody in Pakistan about the sovereignty and authority of Parliament. Thank you, sir.

Senator Khalid Ranjha: It is said in ordinances under Article 89, it is equal to law passed by the Parliament. Therefore, us saying and people like Leader of the Opposition who is a very prominent lawyer himself, him attributing malice to legislation, I think, in future also we should avoide it. Otherwise

That is with روز روز وکیل عدالتوں میں کہا کریں گے کہ جی سینیٹ نے جو law پاس کیا ہے
the malafide intent. It is not honest. جو دوسری بات بابر صاحب نے کی وہ جو قانون کو
That was not under Article 264. That was in General side کر دیتے ہیں
Clauses Act. وہ ایک different field ہے۔ میں سمجھتا ہوں چونکہ یہ Resolution اب
withdraw ہو گیا ہے، مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے لیکن ایک بات ضرور کہوں گا Now
itsa bill before the House and this is for the House now to accept it or rejectit.

Mr. Chairman: Thank you very much. I read the leave applications.

LEAVE OF ABSENCE.

جناب چیئرمین، قاری محمد عبداللہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 23 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب شجاع الملک ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ 19 اور 21 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، میاں شمیم حیدر نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر اسلام آباد سے باہر ہیں اس لیے آج مورخہ 23 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب طارق عظیم خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ 19 اور 21 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ جناب محمد نصیر خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر جا رہے ہیں اس لیے مورخہ 23 تا 26 ستمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Senator Mushahid Hussain Syed: Khalid Akhtar a very well journalist

اور ان کی بڑی contribution تھی اورمسلم اخبار میں میرے colleagues بھی تھے and he was a very good professional and comptent, تو اسماعیل بلیدی صاحب کھڑے بھی ہو گئے ہیں۔ ان کے لیے فاتحہ کر دیں تو بہت اچھا ہو جائے گا۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

Senator Anisa Zeb Tahirkheli, (Minister of State for Information and Broadcasting): Sir, I just wanted to explain the reason behind the boycott from the press gallery.

جو صحافی برادران ہیں اور جتنی press corps ہے ان کو کچھ شکایات تھیں although کہ

Prime Minister نے assurance on the floor of the House دے دی ہے لیکن چند نکات raise ہوئے تھے۔ ایک تو 7th Wage Board Award کی implementation کے بارے میں ہے ۔اس سلسلے میں High Powered Committee قائم کی گئی ہے اور P.M. Sahib نے اس میں کہا ہے لیکن اس کے علاوہ ان کے جو دو اور مسائل ہیں جن کو وہ چاہتے تھے کہ on the floor of the House ایوان کے notice میں لایا جائے اور ان کے توسط سے Prime Minister کے بھی notice میں لایا جائے کہ G-14 میں جو صحافیوں کا کوٹہ ہے اس میں ان کا خیال تھا کہ جو prescribed parameters or rules ہیں اس کے مطابق allotment نہیں ہوئی اور اس میں غلط لوگ ہیں۔ ایک تو میں اس سلسلے میں House کو بھی inform کرنا چاہتی ہوں کہ ایک کمیٹی بن رہی ہے جو اس کیس کو scrutinize بھی کرے گی اور اس میں جو cut off date دی گئی تھی کہ کسی کی بھی شکایت ہے تو وہاں پر جمع کرائے۔ ان شکایات کی روشنی میں ان کو scrutinize کیا جا رہا ہے۔ وہ بہت bulky کام ہے اور بہت زیادہ applications آئی ہیں لیکن hopefully اگلے ہفتے تک اس میں کوئی outcome ہو گی اور اسے پھر Prime Minister کے notice میں لایا جائے گا۔

اور ایک Judicial Press ہے اس کے بارے میں خاص طور پر ہے کہ صحافیوں کو اس کوٹے میں ضرور ڈالا جائے، include کیا جائے کیونکہ اس وقت جو metropolitan papers ہیں، خاص طور پر APNS کے ساتھ accredited ہیں وہ allowed ہیں۔

وہ بھی ایک policy decision ہے جو آئندہ کی housing schemes ہوں گی اس کے متعلق Prime Minister Sahib کے notice میں لایا جائے گا۔ Ministry already اس کو scrutinize کرنے کے لیے اس پر پر کافی کام کر رہی ہے اور کوشاں ہے کہ اگر کسی نے غلط کاغذات یا fictitious documents کی بنیاد پر پلاٹ حاصل کیے ہیں تو اس کا سد باب کیا جائے۔

اس کے علاوہ ان کا یہ بھی خاص point تھا کہ پی ٹی وی کے جو سول بندے ہیں ان کو یہ allotment نہیں ہونی چاہیے تھی تو یہ میں House کے notice میں لے آئی ہوں اور اس حوالے سے Prime Minister Sahib کو بھی یہ recommendation دے دی جائے گی۔

امید ہے اس assurance کے اور ان کے جتنے بھی جائز مسائل ہیں ان کو حل کیا جائے گا۔ Aready چوہدری صاحب کی زیر قیادت ایک High Powered Committee صحافیوں کے متعلق جتنے مسائل ہیں ان پر تفصیلی غور کر رہی ہے۔ اس کے کئی sessions ہو چکے ہیں اور جو Newspaper owners کے نمائندگان ہیں ان کے ساتھ ان کی بارہ meetings ہو چکی ہیں۔

اور newspaper owners کے نمائندگان کے ساتھ ان کی بارہا meetings ہو چکی ہیں۔ دوسری طرف آج وزیر اعظم نے assure کیا ہے کہ صحافیوں کے نمائندوں سے بھی ان کی meeting ہو گی اور امید ہے کہ اس issue کو amicably resolve کر لیا جائے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ شکریہ جناب چیئرمین! یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے کہ گوادر میں دو ہفتے پہلے دو معصوم بچوں کو تاوان حاصل کرنے کے لیے ان کے گھر سے اغوا کیا گیا اور اب تک وہ بازیاب نہیں ہوئے۔ ایک کی عمر سات سال ہے اور دوسرے کی عمر دس سال ہے۔ اغواکنندگان روزانہ ان بچوں کی فون پر والدین سے بات بھی کراتے ہیں کہ ہمیں دو کروڑ روپے چاہیے، اگر دو کروڑ کی رقم ہمیں نہ ملی تو ہم آپ کے بچوں کو مار دیں گے۔ وزیر اعظم صاحب گوادر دورے پر تشریف لائے تھے، میں بھی وہاں موجود تھا، ان کے نوٹس میں بھی میں یہ بات لایا تھا اور گورنر اور وزیر اعلیٰ بلوچستان کو بھی بتایا لیکن آج تک وہ دو معصوم بچوں کو بازیاب نہیں کرا سکے۔ جناب والا! اگر law and order کی یہ صورتحال ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وزیرمملکت برائے داخلہ یہاں موجود ہیں، نوجوان بھی ہیں، اگر یہ خود نوٹس لیں اور بلوچستان کی حکومت کو کہیں کہ سینیٹ میں یہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے اور جناب چیئرمین! آپ بذات خود اس کا نوٹس لیں کہ اب تک صوبائی حکومت کیوں ناکام ہو چکی ہے، کیا اس کے پاس sources نہیں ہیں یا وہ خود ہی اس میں شامل ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ خدا را! اس سلسلے میں کارروائی کی جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ Director General Pakistan Post Offices نے کلرک اور postman کے ranks کے لیے 55 per cent marks کی شرط لگائی ہے، مکران میں 12

posts vacant ہیں ان کے لیے تین بار interview ہو چکا ہے لیکن ان کے لیے کوئی select نہیں ہوا کیونکہ 55 per cent marks first division ہوتی ہے اور first division والے تو کسی اچھی نوکری کے لیے جاتے ہیں - اس لیے یہ معاملہ آپ communication committee کو refer کریں تاکہ وہاں Director General Post Offices کو بلایا جائے- مکران جیسے پسماندہ علاقوں میں تعلیم ہی نہیں ہے وہاں 55 per cent marks کس کے ہوں گے، وہاں posts vacant پڑی ہیں- آپ اس سلسلے میں رولنگ دیں اور آغا صاحب ڈی جی کو بلائیں - اس سلسلے میں کوئی rule ہی نہیں ہے ، اس نے خواہ مخواہ یہ rule بنایا ہے- یہ میرے دو points تھے-

جناب چیئرمین- آغا صاحب! آپ اس معاملے کو دیکھ لیجیئے-

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی- جناب والا! ڈائریکٹر جنرل پاکستان پوسٹ آفس بلوچستان کے پس ماندہ مکران ،نصیر آباد، جعفر آباد، بولان چارضلعوں میں پوسٹ آفس میں بھرتی کے لیے چپراسی ، چوکیدار matric first division چاہتے ہیں- آپ دیکھ لیں، بلوچستان سے بھی آپ کا تعلق ہے ، سندھ میں آپ رہتے ہیں اب ہمیں third division والے لوگ نہیں مل رہے ، یہ first division مانگ رہے ہیں تیسری بار اشتہارات آ رہے ہیں اور ان کو کوئی آدمی نہیں مل رہا صرف اس لیے کہ ڈی جی صاحب نے یہ شرط لگائی ہوئی ہے کہ میرا یہ فیصلہ ہے اور میں اس کو تبدیل نہیں کروں گا- آپ مہربانی کریں یہ بھی اس میں شامل کریں-

جناب چیئرمین- یہ بھی دیکھ لیں گے-

سینیٹر کلثوم پروین- جناب چیئرمین! جناب والا! NHA نے بھرتی کے لیے بچوں پر پابندی لگائی ہے کہ بی ایس سی فرسٹ ڈویژن ہو یا ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن ہو، جناب والا! بلوچستان کے لیے بچوں کے لیے special relaxation دی جائے کیونکہ مکران اور خاران جیسے علاقوں سے اتنی تعلیم والے بچے کہاں سے ملیں گے-

جناب چیئرمین- آغا صاحب! اس کو بھی دیکھ لیں - عباس کمیلی صاحب-

سینیٹر محمد عباس کمیلی - جناب چیئرمین! میں ایک اہم مسئلے پر گفتگو کرنا چاہتا

ہوں۔ کل جو کچھ لاہور میں ہوا ہے، خودکش حملہ ہوا ہے، بم کا دھماکہ ہوا ہے جس میں قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں اس سے پہلے خانیوال میں بھی ایسا واقعہ ہوا ہے۔ اس سلسلے میں ہم سب کو، اپوزیشن کو اور حکومتی بنچوں کو مل جل کر اس کا سد باب کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں ان خود کش حملوں کے خلاف ایک متفقہ فتوٰی بھی آ چکا ہے لیکن نہ معلوم اس کی مخالفت کیوں کی گئی اور اس کو سیاسی فتوٰی قرار دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ وقت آ گیا ہے کہ دونوں طرف سے ایسے واقعات کی مذمت کی جائے اور ان کی حوصلہ شکنی کی جائے اور اس فتوے کو آگے بڑھایا جائے اور اسے حرام قرار دیا جائے تاکہ اس طرح کی قیمتی جانیں ضائع نہ ہوں میں گزارش کروں گا کہ جو بے گناہ لوگ اس واقعہ میں مارے گئے ہیں ان کی ارواح کو ایصال ثواب کے لیے فاتحہ بھی پڑھ لی جائے۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

Mr. Chairman: I read out the prorogation order of the President.

In exercise of the powers conferred by Clause 1 of Article 54 of theConstitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session summoned on Tuesday the 13th September, 2005 on conclusion of its business.

Sd/-

(General Parvez Musharraf)

President of Islamic Republic of Pakistan

[The Session was then prorogued sine die.]